الحمد لله

که این کتاب لاجواب مشتمل بر اصول عبادات الموسوم به



امان الایمان

از تالیفات سید محمد نصرتعلی خان صاحب

در نصرت المطابع دہلی طبع شد

۱۳۲۲

نماز و روزہ وغیرہ خدا کی مرضی کے موافق
نہو گا افسوس کہ لوگ اتنے بڑے فرض سے
اب تک غافل رہکر اپنی ساری محنتون کو ضایع
کرتے ہین اسیکا مفصل بیان کرنیکے واسطے
بندے یہ کتاب کہ جسکا نام امان الایمان ہی
تالیف کی خدا اسے قبول فرمائے اور تمام
جہان کیلئے فائدے کا باعث کرے آمین ناظرین
کو چاہیے کہ اس کتابکو بغور ملاحظہ فرما کر اپنے
دلمین ذرا تجویز کرین اور ایک دوسرے سے
اسکے بابت صلاح لین کہ آیا یہہ سچ ہے یا نہین
پہر اگر اس کی صحت ثابت ہو جائے تو بخوبی
یقین کرلین کہ بعد اسکے غفلت اور بے پروائی
کرنیوالون کو خدا کے حضور کچہہ عذر نہو گا۔

مدار از قِ رضی آلہی نخواہد بود۔
افسوس کہ ناواقفان ازین فرض عظیم
غافل بودہ ہمہ محنتہای خود را ضایع
میکنند برای تفصیل ہمین مضامین این کتاب
مسمی بہ امان الایمان تالیف نمودہ
ام حق تعالی قبولش فرماید و باعث فائدہ
تمام عالم گرداند آمین۔ امید کہ ناظرین
این کتاب را بغور ملاحظہ فرمودہ در دل
خود غور نمایند و بایکدیگر مشورہ بکنند
کہ این مضمون راست است یا نہ
اگر صحتش ثابت شود بخوبی یقین کنند کہ
بعد ازین برای غفلت کنندگان و بے پروایان
در حضور حقتعالی عذرے نخواہد بود۔

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
کیا فرماتے ہین علمار دین اور مفتیان شرع
متین کہ ہم لوگ جو مسجدون اور مکانون مین
وعظ سننے کے لئے حاضر ہوتے تو قرآن
وحدیث سے نیک نصیحتین حاصل کرتے
ہین اسکے بعد جب بازارون مین ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
چہ میفرمایند علمار دین ومفتیان شرع متین کہ ما
مسلمانان چون در مساجد و اماکن بغرض استماع وعظ
حاضر میشویم پس از قرآن وحدیث نصائح نیک گوش گزار
خود میکنیم بعد ازان چون از بازارہا میگذریم می بینیم کہ
بعض اشخاص بالیقین عاقلین فی علم نصاری

گزرہوتا ہے تو بعض اشخاص بالخصوص عاقلوں
شہر کے عیسائی واعظوں کو قرآن اور اسلام اور
نبوت حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی
ہر ملا بے اصلی ثابت کرتے دیکھتے ہیں اور ایسی حالت
میں بعضوں کے دلوں میں شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر دین
اسلام سچ نہ ہو تو اوس دین کی کتابوں یعنے
قرآن وحدیث سے لوگوں کو نصیحت کرنا
کب جائز ہے اس کے سوا اسلامی واعظوں کو ہم
دیکھتے ہیں کہ ہفتے میں ایکبار صرف کسی محفوظ
جگہہ میں بیٹھکر وعظ کر لیتے جہاں کوئی غیر
رد و قدح کرنیوالا نہیں ہوتا ہے مگر عیسائی
واعظ اسلام کی بے اصلی اپنے مخالفوں کے روبرو
سربازار روز روز پکارا کرتے ہیں اور سیکڑوں کتابیں
رد اسلام کی چھپوا کر مشتہر کرتے ہیں کہ جنکے سبب سے
لاکھوں آدمی عیسائی مذہب قبول کرتے
جاتے ہیں - اب علماء اسلام کو پاس حفاظت
ایمان قوم کے عیسائی اعتراضوں کی عام پسند
دلیلوں کے ساتھ تردید کرنا مقدم ہے یا صرف وہی
معمولی اسلامی وعظ کرنا کافی ہے بینوا توجروا (حیدر علی واحمد علی واعظ رد نصاریٰ)

جواب علماء کو پاس حرمت اسلام حفاظت
ایمان قوم تردید اعتراضات مخالفین کا مقدم ہے (خادم العلماء محمد عبد الاحد نقشبندی)

واعظین ہر ملا تکذیب ہمون قرآن ودین اسلام و
تکذیب نبوت حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام
میکنند ودرچنین حالت اشتباہے در دل بعض کسان
پیدا میشود کہ اگر دین اسلام برحق نباشد پس از کتب
دینیہ آن مذہب یعنے از قرآن وحدیث مردمان را
پند دادن ونصیحت کردن چگونہ جائز خواہد بود -
قطع نظر ازین واعظین اسلامی را مے بینیم
کہ در ہفتہ یکبار بکدامی جائے محفوظ کہ از
وجود معترضین خالی میباشد نشستہ وعظ کردہ مے توانند
مگر نصرانی واعظین تکذیب مذہب اسلام را
بالمشافہ معترضین ومخالفین خود سربازار بیان
میکنند وصدہا کتب رد اسلام را طبع یعنے
چھاپ کنانیدہ مشتہر میسازند کہ باین وسیلہ ہزاران
ہزار مردمان در مذہب نصاریٰ داخل میشوند در صورت
آیا علماء اسلام را باپاس حفاظت ایمان قوم تردید
اعتراضات نصاریٰ بدلائل عام پسند مقدم است یا ہمون
معمولی اسلامی وعظ کافیست - بینوا توجروا -
حیدر علی واحمد علی واعظ رد نصاریٰ

جواب علماء را باپاس حرمت اسلام حفاظت
ایمان قوم تردید اعتراضات مخالفین مقدم است
بخادم العلماء محمد عبد الاحد نقشبندی

استفتاء

چه میفرمایند علماء دین و مفتیان شرع متین اندرین مسائل

۱ دین اسلام کو خدا نے تمام جہان کے واسطے مقرر کیا ہے یا صرف اُتنے ہی لوگون کیواسطے جو اب تک مسلمان ہوئے ہین

جواب دین اسلام تمام جہان کیواسطے ہے بغیر اسکے کوئی نجات پا نہین سکتا کما قال اللہ تعالیٰ جلشانہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وہو فی الاخرة من الخاسرین (آل عمران ع ۹)۔

۲ اگر تمام جہان کیواسطے دین اسلام ہے تو علماء اسلام غیر مذہب والون مین کیون دعوت اسلام نہین کرتے۔

جواب علماء اسلام کا اسلام مین سست ہونا بڑے وبال کا نشان ہے خدا کی تمام مخلوق پر کما قال رسول اللہ صلعم اوحی اللہ عز وجل الی جبرئیل ان اقلب مدینة کذا وکذا باہلہا فقال یا رب ان فیہم عبدک فلانا لم یعصک طرفة عین قال فقال اقلبہا علیہ وعلیہم فان وجہہ لم یتمعر فی ساعة قط (رواہ مشکوة جلد)

۳ کیا خدا نے فرمایا ہے کہین کہ جہاد کے سوا اور کوئی تدبیر اسلام کے شایع کرنے کی نہین ہے

جواب خدا نے جو تدبیر اشاعت اسلام کی بتلائی وہ یہی ہے کہ اُدعُ الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلہم بالتی ہی احسن۔ (آخر نحل) اگر جہاد کرکے سب کافر مشرک قتل کروا لے جائین تو اسلام کن لوگون مین پھیلایا جائیگا علاوہ اسکے جزیہ پر اکتفا کرنا دلیل اسکی ہے کہ جہاد لوگونکو

چه میفرمایند علماء دین و مفتیان شرع متین اندرین مسائل

۱ حق تعالی دین اسلام را براے تمام جہان مقرر فرمودہ است یا محض برائے ہموں قدر مردمان کہ تا حال مسلمان شدہ اند

جواب ۱ دین اسلام براے تمام جہانست و نجات در غیر این مذہب ممکن نیست کما قال اللہ تعالی جلشانہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین (آل عمران ع ۹)

۲ اگر دین اسلام براے تمام جہانست پس علماء اسلام چرا غیر اسلامیان را دعوت اسلام نمیکنند۔

جواب ۲ علماء اسلام در بجا آوری این خدمت بر تمامی مخلوق خدا انشان وبال عظیم ست کما قال رسول اللہ صلعم اوحی اللہ عزوجل الی جبرئیل ان اقلب مدینۃ کذا وکذا باہلہا فقال یارب ان فیہم عبدک فلانا لم یعصک طرفۃ عین قال فقال اقلبہا علیہ وعلیہم فان وجہہ لم یتمعر فی ساعۃ قط (رواہ مشکوۃ جلد ۲)

۳ آیا حق تعالی جاے فرمودہ است کہ غیر از جہاد تدبیرے براے اشاعت اسلام نیست۔

جواب حق تعالی تدبیرے کہ براے اشاعت اسلام فرمودہ ہمین است کہ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلہم بالتی ہی احسن۔ (آخر نحل ع)

اگر جہاد کردہ کفار و مشرکین را قتل نمودہ آید پس اسلام در کدامی کسان شایع کردن ممکن باشد علاوہ ازین بر جزیہ اکتفا کردن

مسلمان کرنے کے واسطے نہین ہے بلکہ ملک مین امن قایم کرنیکے لئے ہے۔

جو مسلمان کہ عام دعوت اسلام نہین کرتے یا دعوت اسلام کرنے والونکے مددگار نہین ہوتے اونہین خدا کے سخت نافرمانبردار اور اسلام کے سخت بدخواہ سمجھنا چاہئے یا اسکے خلاف کیونکہ اگر علماء دعوت اسلام نکرین تو ضرور یہی کہ اور لوگ یہ کام نہین کرتے بلکہ خدا کے اس سب سے بڑے حکم یعنے حکم دعوت اسلام کو فضول اور ناچیز جانینگے یہہ سمجھکر کہ جسکام کو ہمارے علماء نہین کرتے وہ ضرور ناجائز اور فضول ہوگا۔

جواب ایسونپر دونا عذاب ہوگا۔ لیحملوا اوزارہم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین یضلونہم بغیر علم (نحل ع ۳)

علماء کی دعوت نکرنے سے عوام مسلمین اسلام کے شایع کرنے کا وسیلہ صرف جہاد کو جانتے ہین یا کچھہ اور۔ اور غیر قومین جو مسلمانون کو یہ الزام دیتے ہین کہ اون کے مذہب مین سوا جہاد کے اور کوئی وسیلہ دین پہیلانے کا نہین ہے۔ دیکھو میزان الحق و ہدایت المسلمین وغیرہ سیکڑون کتابین مطبوعہ مصنفہ نصاری وہنود و پارسیان وغیرہ یہ الزام غیر قومون کا مسلمانونپر صحیح ہے یا نہین۔

جواب فی الحقیقت علماء کی دعوت اسلام نکرنے سے عوام مسلمین حسب عادت لڑائی جھگڑے کو تدبیر اشاعت اسلام جانتے ہین اگر علماء دعوت اسلام کرین تو یہ نمونہ عوام مسلمین کے واسطے ہی ہو اور ہنگامہ فساد کی جگہہ علم کتاب کا چرچا پہیلے اور نصاری وہنود وغیرہ کا گمان صریح باطل ہے۔

آن مسلمانان که دعوت اسلام نمیکنند و تایید دعوت کنندگان اسلام میکنند انهارا سخت سرکش از احکام الهی و سخت بدخواه اسلام تصور کردن لازم است یا نه زیرا که اگر علماء دعوت اسلام نکنند درینصورت نه فقط همین که دیگر مسلمانان این کار کردن نمی توانند بلکه این سخت تاکیدی حکم الهی یعنی حکم دعوت اسلام فضول و ناچیز خواهند دانست درینصورت آنکه کار که علماء مذهب اسلام میکنند ضرور ناجائز و فضول خواهد بود۔

ازین آسانی و پست همتی علماء اسلام در خدمت دعوت اسلام عوام مسلمین فقط جهاد را وسیله اشاعت اسلام میدانند یا چیزے دیگر و مخالفین اسلام چون مسلمانان را این الزام میدهند که در مذهب شما غیر از جهاد چیزے دیگر وسیله اشاعت اسلام نیست اینک میزان الحق و هدایت المسلمین وغیره صدها کتب مطبوعه مصنفه نصارے و هنود و پارسیان وغیره این الزام مخالفین اسلام بر مسلمانان روا است یا ناروا۔

دلیل آنست که جهاد برائے مسلمان کردن مردمان نیست بلکه برائے قایم کردن امن در ملک است

جواب این چنین علماء مستحق دوگونه عذاب خواهند بود لیحملوا اوزارهم کاملة یوم القیامة ومن اوزار الذین یضلونهم بغیر علم (نحل ع ۳)

جواب فی الحقیقت ازین آسانی و پست همتی علماء اسلام در خدمت دعوت اسلام عوام مسلمین حسب عادت هنگامه و فساد را وسیله اشاعت اسلام میدانند و اگر علماء دعوت اسلام نمایند برائے عوام مسلمین نیز این دستور العمل باشد بجائے هنگامه و فساد علم کتاب اشاعت یابد و گمان نصارے و هنود وغیره صریح باطل است۔

اگر کہا جاوے وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
ہر زمانہ مین علماء اسلام پر دعوت اسلام سب
سے مقدم فرض ہی تو اس زمانہ مین جو سیکڑون
کتابین اسلام کو باطل ثابت کرنے اور حضرت
رسول اللہ صلعم کی سخت توہین مین غیر مذہب
والون کی طرف سے مشتہر ہوئے ہین یہان تک
کہ حضرت صلعم کتاب مسیح الدجال مین نعوذ باللہ
بزعم نصارے دجال ٹہرائے گئے علماء
کا سکوت ایمانداری کا نشان ہے یا بے
ایمانی کا اور ایسی حالت مین سب امیر و
غریب مسلمانون کو واعظین رد نصارے
کی خدمتگزاری سے چشم پوشی کرنا انکی
نجات کا باعث ہے یا جہنم مین جانیکا
سبب ہوگا

جواب دعوت اسلام ہر عبادت پر مقدم
ہے کما قال اللہ تعالی جل شانہ قل یا اہل الکتب
لستم علی شیء حتی تقیموا التوراۃ والانجیل یہہ
اوس وقت مین ہے جبکہ نصاری کیطرفسے
اسلام پر کوئی اعتراض نہ پیش کیا گیا ہو اور
جبکہ نصارے سرگرم توہین اسلام ہون اوس وقت
وعظ رد نصارے یا تائید واعظین رد نصارے
ہر مسلمان مرد و عورت اور بچے اور غلام
اور آزاد پر اپنی زبان اور قلم اور مال سے
فرض عین ہے اور بغیر اسکے کوئی عبادت
مقبول نہ ہوگی اور ہر غریب امیر کا اس سے
چشم پوشی کرنا مستحق عذاب جہنم کریگا
ایسے لوگون کیواسطے اگر ہزار برس نماز روزہ
کرین نہ شفاعت حضرت رسول اللہ صلعم
نصیب ہوگی اور نہ خدا کی رحمت۔

اگر سرکار انگریزی کیطرفسے دعوت اسلام
کی بابت کچھ ممانعت اور خطرہ نہین ہے
بلکہ آزادی رعایاے سلطنت انگلشیہ
کا سب سے بڑا نشان یہی ہے کہ ہر قوم
اور مذہب کے لوگ اپنے مذہب کا اعلان
بے روک ٹوک کرسکتے ہین بلکہ جو بنیاد مذہب

جواب ایسی آزادی کی حالت مین
علماء اسلام کا دعوت اسلام سے گریز کرنا مخالفت
حاکم وقت اور مخالفت اسلام پر کافی دلیل
ہے مخالفت حاکم وقت اسلیئے کہ وہ باوجود
اسقدر رعایت و آزادی کے اپنا یہ اصل
خوف ظاہر کرکے سلطنت کو سلطنت جبر و ظلم ثابت

اگر نفحوائے وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
در ہر زمانہ دعوت اسلام بر علماء اسلام
مقدم فرض است پس درین زمانہ کہ صدہا
کتب در ابطال مذہب اسلام و توہین
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
از تصنیفات مخالفین شایع شدہ اند
حتے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
در کتاب مسیح الدجال نعوذ باللہ بزعم نصارے ہمو
دجال قرار دادہ شدند درین حالت
سکوت علماء اسلام نشان ایمانداریست
یا نشان بے ایمانی و درچنین حالت
تمامی غربا و امراء اہل اسلام را از تائید
واعظین رد نصارے چشم پوشی
کردن باعث نجات است یا باعث
عذاب جہنم —

اگر از جانب حکومت انگریزی درباب
دعوت اسلام ہیچگونہ ممانعت وخطرہ نیست
بلکہ عمدہ ترین علامت آزادی رعایا سلطنت
انگلشیہ ہمین است کہ اہالی ہر قوم و ملت بلا
مزاحمت اعلان مذہب خود کردن میتوانند
حتے کہ اگر مذہبے نو ایجاد کردن منظور دارند

جواب دعوت اسلام بر ہر عباد مقدم
تر است کما قال اللہ تعالی جلشانہ قل
یا اہل الکتب لستم علی شئ حتی تقیموا التوراۃ
والانجیل ۔ دراین تاکید الٰہی وقتیست کہ
نصارے بر مذہب اسلام اعتراضے پیش نکردہ
باشند لیکن در ہنگامیکہ نصارے سرگرم توہین
اسلام باشند آنزمان دعوت اسلام و وعظ
رد نصارے یا تائید واعظین رد نصارے بر ہر مسلمان
مرد و زن و بچہ و غلام و آزاد از زبان و قلم و مال
فرض عین است و غیر ازین عبادتے مقبول
نبودہ است و چشم پوشی غربا و امراء ازین حد باعث
عذاب جہنم خواہد بود و اینچنین کسان اگر ہزار سال
مشغول صوم و صلوٰۃ باشند نہ شفاعت حضرت
رسول اللہ صلعم نصیب شان خواہد بود و نہ رحمت
خدا ؛

جواب درچنین حالت آزادی
گریز علماء اسلام از دعوت مذہب اسلام
بر مخالفت اسلام و مخالفت حاکم وقت
کافی دلیلست زیرا کہ آنہا با وجود انعقاد
آزادی و رعایت باظہار خوف موہوم خود
حکومت و سلطنت را سلطنت جور و ظلم

ایجاد کرنا چاہین اوسکا بھی کوئی مانع و مزاحم نہین ہی۔ جیسے کہ مذہب برہما سماج اور کوکا وغیرہ تو ایسی حالت مین علماء اسلام کا اپنے مذہب کی دعوت سے گریز کرنا اور بمقابلہ اور مذہب والون کے سست ہوجانا اون کم ہمتی اور مخالفت اسلام پر دلالت کرتا ہے یا نہین	کرتے ہین نہ یہہ کہ آزادی بخش سلطنت اور مخالفت اسلام اسلئے کہ جب باوجود بے خطر ہونیکے دعوت اسلام نہین کرتے تو ثابت ہوا کہ وہ ترقی اسلام نہین چاہتے حالانکہ حق اسلام او نپر یہ تھا کہ وہ خطرہ کے وقت بھی دعوت اسلام بانی ترک نہ کرتے فقط

هذا هو الحق الصريح لاريب فيه

عبد العزیز بن غلام احمد عفی عنہ

خادم العلماء محمد سکندر یار خان۔ خادم العلماء عبد الاحد نقشبندی

محمد اکبر خان۔ آمیر احمد۔

صح الجواب کما لایخفی علی اولی الالباب	لله المجیب مولوی الله شہیب حررہ محمد سعد الله	
لطف الله بن مفتی سعد الله	محمد سعد الله	محمد بشارت الله
عبد الرحیم	محمد بن عبد الصمد	حررہ فرید محمد عمر

کسے مانع و مزاحم نہ ہو وہ بہت نظر ش
مذہب برہما سماج و مذہب کو کا
توان یافت پس درین حالت گریز
کردن علماء اسلام از دعوت مذہب خود
بمقابلہ اہل مذاہب غیر سکوت ورزیدن
ہر گز ہمتی آنہا د مخالفت اسلام دلالت
میکند یا نہ۔

ثابت میکنند نہ اینکہ آزادی بخشش سلطنت
و مخالفت اسلام ہست کہ چون باوجود چنین بودن دعوت
اسلام نمیکنند پس ثابت شد کہ آنہا ترقی اسلام
نمیخواہند حالانکہ حق اسلام بر ذمہ
شان آن بود کہ در حالت خطر
ہم از دعوت اسلام دست نکشیدندے

ھذا ھو الحق الصریح لا ریب فیہ

عبد العزیز بن غلام احمد عفے عنہ۔

خادم العلماء محمد سکندر خان۔ خادم العلماء عبد الاحد نقشبندی۔

محمد اکبر خان۔ امیر احمد۔

صح الجواب کما لا یخفی علی اولی الالباب	سعد من یجیب جزاہ اللہ شیب حررہ محمد سعد اللہ	
لطف اللہ بن مفتی سعد اللہ	محمد سعد اللہ	محمد بشارت اللہ
عبد الرحیم	محمد بن عبد الصمد	چہ در فرید محمد عمر

علماء مدینہ منورہ کا فتوے

اندنون ایک فتوی ۳۰ علماء مدینہ منورہ کا میری نظر سے گزرا جو در اثبات جواز مولد شریف نبوی صلعم ہے چنانچہ بعض عبارت اوسکی بعینہ نقل کی جاتی ہے لیس کل بدعۃ حرام بل قد تکون واجبۃ کنصب الادلۃ للرد علی الفرق الضالۃ وتعلم النحو وسائر العلوم المعینۃ علی فہم الکتاب والسنۃ کما ینبغی ومندوبۃ کبناء الربط والمدارس ومباحۃ کالتوسع فی الماکل والمشارب اللذیذۃ والثیاب کما فی شرح المناوی علی الجامع الصغیر عن تہذیب النووی فلا ینکر ما الا اشبہ ثم لقولہ بل علی حاکم الاسلام ان یعزرہ

ترجمہ ہر بدعت حرام نہین ہوتی ہے بلکہ کبھی بدعت واجبہ ہوتی ہے جیسے قائم کرنا دلیلون کا واسطے رد کرنے گمراہ فرقون کے اور سیکھنا علم نحو کا اور جتنے علوم مدد کرتے ہین قرآن وحدیث سمجھنے پر بخوبی اور بعضے بدعت فعل ثواب ہوتی ہے جیسے بنانا

فتوی علماء مدینہ منورہ

درین صحیفہ یک فتوے مزین بمواہیر ۳۰ علماء مدینہ منورہ بنظر راقم گزشت کہ در اثبات جواز مولد شریف نبوی صلعم تحریر فرمودہ اند چنانچہ بعضے عبارتش بعینہ درج ذیل سے شود لیس کل بدعۃ حرام بل قد تکون واجبۃ کنصب الادلۃ للرد علی الفرق الضالۃ وتعلم النحو وسائر العلوم المعینۃ علی فہم الکتاب والسنۃ کما ینبغی ومندوبۃ کبناء الربط والمدارس ومباحۃ کالتوسع فی الماکل والمشارب اللذیذۃ والثیاب کما فی شرح المناوی علی الجامع الصغیر عن تہذیب النووی فلا ینکر ما لا لا اسماع لقولہ بل علی حاکم الاسلام ان یعزرہ

ترجمہ ہرگونہ بدعت حرام نباشد بلکہ گاہے بدعت واجبہ ہم میشود چنانچہ قائم کردن دلائل بنابر رد کردن فرقہ ہائے گمراہ وآموختن علم نحو وہر قدر علوم کہ مدد میکنند بخوبی بر فہمیدن مطالب قرآن وحدیث وبعض بدعت فعل ثواب

مسافرخانون کا اور مدرسون کا اور بعضی بدعت
مباح ہوتی ہے جیسے کشادگی کرنا لذیذ
کہانے پینے اور پوشاک مین جیسے شرح
مناوی مین ہے جامع صغیر پر تہذیب نووی
سے پس نہین انکار کریگا اسکا مگر بدعتی
نہ سننے چاہیے بات اوسکی بلکہ حاکم اسلام کو
واجب ہے سزا دینا اوسکو۔

چنانچہ تعمیر کردن مسافرخانہ ہا و مدرسہ ہا۔ و بعضی
بدعت مباح میباشد چنانچہ کشادگی کردن در
اکل و شرب لذیذ و لباس نفیس چنانکہ در شرح
مناوی بر جامع صغیر از تہذیب نووی
نوشتہ است پس ازین انکار نمیکند مگر بدعتی
سخنش را نباید گوش کرد بلکہ بر حاکم اسلام
واجب است کہ او را تعزیر نماید انتہی

محمد امین مفتی حنفی	جعفر حسنی البرزنجی مفتی شافعی	عبدالجبار مفتی حنبلی	سید جلال الدین	ابراہیم بن خیار
سید یوسف	السید محمد علی	السید عبداللہ بن السید حسین	محمد بن احمد رفاعی	عمر ابن علی
علی جبری	سید مصطفی	سراج احمد	ادیب حسن	ابو البرکات
عبدالقادر مشاط	سید سالم	احمد الحبشی	محمد نور سلیمانی	عبدالرحیم البرعی
محمد عثمان کردی	قاسم	عبدالعزیز ہاشمی	یوسف رومی	محسن
مبارک ابن سعید	حامد	محمد ہاشم ابن حسین	عبداللہ ابن علی	عبدالرحمن صفوی

اس فتوے مین تین قسم کا بیان ہے
اون مین سے قسم اول کو واجب لکہا ہے
اور دوسرے قسم کو فعل ثواب اور تیسرے
قسم کو مباح لکہا ہی قسم اول جو واجب ہے
اوس مین تین باتین بیان کی گئین قایم
کرنا دلیلون کا گمراہ فرقون کو رد کرنے کے
واسطے اور علم نحو کا سیکہنا اور سب علوم جو
قرآن وحدیث کے بخوبی سمجہنے کے واسطے
بکار آمد ہون اونہتے پس اس اول قسم
واجب مین اول درجہ اسیکا رکہا ہے کہ
گمراہ فرقون کو رد کرنے کے واسطے دلیلین
قایم کرنا کیونکہ سارے علم وفضل کا حاصل
یہی ہے کہ دین اسلام کی فضیلت ظاہر
کیجاوے اور جو کوئی اس سے غافل ہے
اسکا علم جہل اور دین بے ایمانی اور
دعوے اسلام منافقی ہے اور دوسرے
قسم کو فعل ثواب لکہا ہے جیسے بنانا
مسافرخانون اور مدرسون کا لیکن جو
شخص قسم اول واجب سے کچہہ غرض نہین
رکہتا اوسے قسم ثانی فعل ثواب سے
کیا حاصل ہے استغفر اللہ - جیسے کوئی شخص

درین فتوی بیان سہ اقسام است واز آنہا
قسم اول را واجب نوشتہ اند وقسم دوم را
فعل ثواب وقسم سیوم را مباح اما قسم اول
کہ واجب است دران سہ امور مذکور اند یعنے
قایم کردن دلایل بنا بر رد کردن فرقہ ہاے گمراہ
وآموختن علم نحو وہر قدر علوم کہ مدد میکنند
بخوبی بر فہمیدن مطالب قرآن وحدیث
پس ازین قسم اول واجب درجہ اول یعنی فضیلت را
قرار دادند کہ قایم کردن دلایل بنا بر رد کردن
فرقہ ہاے گمراہ زیرا کہ حاصل ہمہ علم وفضل
ہمین است کہ اظہار فضیلت دین اسلام
کردہ شود وکسیکہ ازین کار غافل است
علمش جہل ودینش صریح بے دینی
ودعوے اسلام منافقی است اما قسم
دوم کہ فعل ثواب است یعنے تعمیر
مسافرخانہا ومدرسہ ہا لیکن کسیکہ
از قسم اول واجب ہیچ بہرہ ندارد
اورا از قسم ثانی فعل ثواب
چہ حاصل است - استغفر اللہ -
مثلا کسے نماز فرض ترک
کردہ تمام روز نماز ہای سنت

فرض ترک کر دے اور تمام دن سنت
ونفل پڑہا کرے تو اوسنے ایسی نماز سے
کیا فائدہ اسیطرح جو خدا اور رسول کے
واسطے غیرت مند نہین وہ سیکڑون
برس روزہ و نماز کرے تب ہی سب
بیکار ہے - لازم یہ ہے کہ تعمیر مسافر
خانون اور مدرسون اور مولود شریف
کی مجلس سی مقدم اپنے اپنے گہر وغیرہ
ایسی مجلسین قایم کرین جن مین حضرت
رسول اللہ صلعم کے فضائل قابل تسلیم مخالف
وموافق بیان کی جائین اور گمراہ فرقونکے
اعتراضون کا جواب دیا جائے - ایک
بات یہان قابل غور ہے کہ تیسری قسم
جو مباح لکہی ہے وہی ہے کہ لذید کہانے
اور عمدہ پوشاک لیکن جب قسم اول واجب
کو ترک کرنے سے قسم ثانی فعل ثواب مین
کچہہ ثواب کی امید نہین ہے تو تیسرے
قسم کا کہان ٹہکانا رہا نہ لذید کہانا اوسپر
مباح ہے اور نہ عمدہ پوشاک وہ سخت
بیغیرتی سے لذید کہانا کہاتا اور عمدہ پوشاک پہنتا
ہے کیونکہ جب قرآن وحدیث اور نبوت

ونوافل بخواند اورا از سنت ونفل
چہ توقع ثواب میتوان داشت ہمین
طور کسیکہ براے دین خدا و رسول صلعم
ہیچ غیرتمند نیست اگر صدہا سال در روزہ و
نماز بگذراند ہمہ ضایع ورایگان است
رضاے خدا و رسول در ہمین طاعت است
کہ پیش از تعمیر مسافرخانہ ہا و مدرسہ ہا و مجالس
مولد شریف درخانہاے خود این چنین
مجالس قایم کنند کہ دران فضائل حضرت
رسول اللہ صلعم قابل التسلیم مخالف وموافق
بیان کنند تردید اعتراضات فرقہ ہاے
گمراہ بیہودہ باشد امرے دیگر درینجا قابل
غور است کہ قسم ثالث آنکہ مباح نوشتہ اند
ہمو نست کہ طعامہاے لذیذ و لباسہاے
نفیس لیکن کسے را کہ بہ سبب ترک
قسم اول واجب در قسم ثانی فعل ثواب
ہیچ توقع حصول ثواب نیست لیس اورا
از قسم ثالث مباح چہ علاقہ باقی ماند نہ طعام
لذیذ اورا مباح است و نہ لباس نفیس او
از کمال بیغیرتی وبے شرمی طعام لذیذ میخورد و
لباس نفیس میپوشد زیرا کہ چون سر بازار توہین

حضرت صلعم کی سرباز ارسخت توہین ہوئی
تو اوس کی نفیس پوشاک اور عمدہ سواری
کی کیا عزت باقی ہے بلکہ بغیر تائید ترقی اسلام
کے اگر ہزار مسافر خانے اور مدرسے کوئی
شخص تعمیر کرے اور تمام عمر مجلس مولد
شریف و مجلس عزا وغیرہ کرتا رہے سب بیکار
ہے۔ واضح ہو کہ یہ فتوی جواز مولد شریف
مین طلب کیا گیا تب علماء مدینہ منورہ نی
اسقدر فضائل تردید فرقہ ہائے گمراہ کا ذکر
کیا اور اگر کوئی کتاب عیسائی علماء کی درباب
بے اصلی دین اسلام اونکے روبرو پیش
کیجاتی تو کسقدر زیادہ اس سے وہ اس باب
مین تاکید کرتے کہ جسکے بیان کی حاجت نہین
آخر مین اسپر بھی غور کرنا چاہیے کہ علماء
مدینہ نی قسم اول مین تین باتین واجب لکھی
ہین اون مین اول قایم کرنا دلیلون کا واسطے
رد کرنے گمراہ فرقون کے لکھا ہے اور
اوسکے بعد تحصیل علم نحو وغیرہ جو مکتبون اور
مدرسون سے متعلق ہے اب مین دیکھتا ہون
کہ مدرسون کے واسطے تو علماء بھی کوشش
کر رہے ہین اور عوام بھی اوس مین چندہ دینا

قرآن و حدیث و تکذیب نبوت حضرت رسول اللہ
صلعم برملا شنوند پس مسلمانان را از لباس نفیس و
سواریہائے عمدہ چہ شرف و وقار باقی ماند بلکہ بغیر تائید
ترقی اسلام اگر کسے ہزار مسافر خانہ ہا و مدرسہ ہا
تعمیر کند و تمام عمر مجلس مولد شریف و مجلس عزا
وغیرہ برپا دارد ہمہ ضایع و رایگان است
واضح باد کہ این فتوے در جواز مولد شریف
طلب کردہ بودند در ضمن آن علماء مدینہ
منورہ اینقدر فضائل تردید فرقہ ہائے گمراہ ذکر
کردند و اگر کدامی کتاب مصنفہ علماء نصاری
درباب بے اصلی دین اسلام روبروے شان پیش
کردندے دران حالت چہ قدر بیش از بیش تاکید
تردید فرقہائے گمراہ درین فتوے درج شدے
کہ محتاج بیان نیست ۔ بالآخر این امر نیز قابل
غور است کہ علماء مدینہ منورہ ازین اقسام
سہ گانہ در قسم اول سہ امور واجب قرار دادہ اند و از
ہر سہ امور ترتیبا و تقدیما ہمین امر یعنے اول قایم کردن
دلائل بنا بر رد کردن فرقہائے گمراہ ارقام فرمودند و بعدہ
تحصیل علم نحو وغیرہ کہ از مدرسہ ہا و مکتبہا متعلق است
حالا مے بینیم کہ براے مدرسہ ہا علماء کوشش
بلیغ مینمایند و عوام الناس نیز درین چندہ

اپنے اسلام کا نشان جانتے ہین لیکن جو
سب سے مقدم تر و واجب تر ہے اوسکا
کوئی نام بھی نہین لیتا یعنے ایسے واعظون کی
مدد اور خدمت جو گمراہ فرقون کے رد
کرنے کے واسطے دلیلین قایم کرتے ہین
سبحان اللہ جس قوم پر خدا کی ناراضی ہوتی
ہے اوس کی ایسی ہی عقل بگڑ جاتی ہے
یہ وہ لوگ ہین کہ دنیا مین بے محل اپنا
مال خرچ کرتے اور عاقبت مین خالی
ہاتھ رہتے ہین خسر الدنیا والاخرہ انہین کے
مناسب حال ہی اس عبارت فتوے کی
آخر مین لکھا کہ اسکا انکار کرنے والا
بدعتی ہی حاکم اسلام پر واجب ہے کہ
اوسے سزا دے پس اگر اب کوئی حاکم
اسلام سزا دینے والا نہین ہے تو ایسے
شخص ننگ اسلام کو اہل اسلام اپنی
صحبت سے خارج کرین نہ تندرستی مین
اوس سے سلام علیک نہ بیماری مین عیادت نہ
مرنیکے بعد اوسکے جنازہ کی نماز پڑھین کیونکہ
جو دین اسلام کیواسطے غیرتمند نہین وہ سب اسلامی حقوق
سے محروم ہے فقط راقم شرف الدین حیدر

عطا کردن علامت اسلام خود میدانند مگر
افسوس کہ آنکہ از ہمہ مقدم تر و واجب تر است
نامش نیز بر زبان نمی رانند یعنی امداد و خدمت
انچنین واعظین کہ برای رد کردن فرقہ ہای
گمراہ دلائل قایم میکنند بر خود لازم نمیدانند
سبحان اللہ از قومیکہ خدا ناراض میشود عقل
آنقوم ہمچنین زایل میگردد اینہا آن کسانند
کہ در دنیا بے موقع و محل مال خود را
صرف میکنند و در عاقبت تہیدست میمانند
خسر الدنیا والآخرہ مناسب حال ہمین
بے عقلان است۔
در آخر عبارت فتوے نوشتہ اند کہ
منکرش بدعتی است بر حاکم اسلام واجب کہ
تعزیرش کند لیکن چون بالفعل کدامی حاکم
اسلام تعزیر کنندہ این چنین کسان نیست
پس اہل اسلام را واجب کہ چنین کسان را
از صحبت خود خارج نمایند نہ در تندرستی
سلام علیک و نہ در بیماری عیادت و نہ بعد مرگ
نماز جنازہ شان لازم دانند چہ کسانیکہ برای
دین اسلام غیرتمند نیستند از تمامی حقوق اسلامی محروم اند
راقم ۔ شرف الدین حیدر

مضمون مصنفہ جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب شیخ ناصر الدین محمد ابو المنصور - و ترجمہ فارسی جناب محمد سکندر یار خان صاحب

قال اللہ تعالیٰ جلشانہ اُدعُ الیٰ سبیل
ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلہم بالتی
ہی احسن - (نحل ع ۱۶)

ترجمہ بلا اپنے رب کی راہ کیطرف پکی
باتین سمجھاکر اور نصیحت کر بھلی طرح اور
الزام دے اونکو جسطرح بہتر ہو۔ خدا کا سب سے
بڑا حق انسان کے ذمہ یہی ہے کہ اور ونکو
خدا کی راہ کیطرف بلانا اور انہین سچے
خدا کی پرستش سکھلانا جو اس سے غافل
ہے وہ خدا کی مرضی پر نہین اگرچہ اپنا سارا
مال خیرات کر دے اور ساری عمر عبادت
مین بسر کرے کیونکہ جو خدا کا سچا عابد
ہوگا وہ دین خدا کی ترقی بھی اپنے دل
وجان سے چاہتا ہوگا مرد وہ نہین ہے
جو آپ ہی اچھا کھائے اور اچھا پہنے
بلکہ مرد وہ ہے جو اور ونکو کھلائے اور
پہنائے بیمار اپنی تندرستی کی فکر کرتا اور
طبیب اور ونکو تندرست بناتا ہے
اسوجہ سے طبیب کا رتبہ بیمار سے افضل ہے

قال اللہ تعالیٰ جلشانہ اُدعُ الیٰ سبیل
ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلہم
بالتی ہی احسن (نحل ع ۱۶)

ترجمہ طلب کن بطرف راہ خدا اے خود بخوبی
سخنہ فہمانیدہ و نصیحت کردہ بطرز نیکو و بدہ
الزام آنہا را بنحویکہ بہتر باشد حق خدا بذمہ
انسان از ہمہ بزرگ تر ہمین است کہ دیگران را
بطرف راہ خدا دعوت کنند و آنہا را
پرستش خدا ے صادق آموزند ہر کہ
ازین غافل است او بمرضی خدا نیست اگرچہ
ہمہ اموال خود خیرات کند و ہمہ عمر در عبادت بسر
نماید چرا کہ ہر کہ عابد صادق خدا خواہد بود
او ترقی دین خدا را از دل و جان خواستگار
خواہد ماند - مرد آن نیست کہ خود عمدہ خورد
و عمدہ پوشاک پوشد بلکہ مرد آن است
کہ دیگران را خوراند و پوشاند - بیمار بفکر
تندرستی خود است و طبیب دیگران را
تندرست میسازد ازین جہت مرتبہ
طبیب از بیمار افضل است

جو نوکر یہہ چاہے کہ میرے آقا کے پاس
کوئی دوسرا نہ آئے فقط مین اوس کی
خدمت کرون اگرچہ ساری خدمتین ادا
ہون یا نہ ہون وہ نمکحرام نوکر ہے اور اپنے
آقا کا ترقی خواہ نہین نہ اپنے ہم جنسون
کا نیک خواہ ہے اسیطرح جو مسلمان کہلاکر
نماز پڑھے اور روزے رکھے اور سمجھے
کہ بس ہم سے زیادہ اب خدا کو عابدونکی
حاجت نہین یا اور لوگ جو سچے خدا سے
ناواقف ہین اونہین نجات کی راہ بتلانا
ضرور نہین ایسا شخص اپنی لیست ہمتی سے
ثابت کرتا ہے کہ اوسے تمام بندگان خدا
کی ہلاکت کا کچھہ غم نہین ہے بس اتنی
مخلوق خدا کی ہلاکت سے بے فکر رہنے
والا اگرچہ ساری عمر نماز روزہ کرے .....
...... مسجدین بنائے میلاد پڑہے تعزیے
اوٹھائے تمام دن وظیفہ پڑہے اور تمام
رات دعائین مانگے اگر دین خدا کی ترقی
کیواسطے کچھہ کوشش نہین کرتا تو وہ خدا و رسول کا
مقبول نہین اگر کسیکو میرے اس کہنے
مین شک ہو تو ذرا تامل سے غور کرے

خادمیکہ خواہد کہ سوای من نزد آقای من
کسی دیگر نیاید فقط من خدمت او نمایم
اگرچہ ہمہ خدمتہای آقا بجا آوردہ شوند یا نہ
آن نمکحرام ملازم است نہ ترقی خواہ
آقای خود است نہ نیک خواہ ہمجنسان
خود ہمچنین مسلمانی کہ نماز خواند و روزہ دارد
مطمئن باشد کہ بس زیادہ ازین خدا را
حاجت عابدان نیست و یا کسانیکہ
از خدای صادق ناواقف ہستند
آنہا را راہ راست نمودن ضرور نیست
انچنین کس از لیست ہمتی خود ثابت مینماید
کہ او را از ہلاکت بندگان خدا ہیچ
غم نیست پس باوجود بیفکری از ہلاکت
چندین مخلوق خدا اگر ہمہ عمر نماز
و روزہ کند و مساجد تعمیر سازد
و میلاد خواند و تعزیہ بردارد و
شب و روز وظائف خواند و دعاہا
سازد اگر برای ترقی دین خدا کوشش
نمیکند پس او مقبول خدا و رسول نیست
اگر کسی را درین سخنہایم شکی
باشد بتامل غور نماید فورا

ضرور یقین آجائیگا نفس تو ہرگز اسے پسند
نکریگا اور سیکڑون حیلے اور بہانے ڈہونڈے
جائینگے مگر ایک جہان اگر اسکے برخلاف
کوئی جواب تجویز کرے تب بہی ممکن نہوگا
کیا تم نہین جانتے کہ جب تمہارا کوئی عزیز
گم شدہ مدت کے بعد گہر مین آتا ہے تو تم
خوشی کے مارے پہولے نہین سماتے
اور خدا اور رسول کا نام لینے والا اگر کوئی
بے ایمانون مین سے نکل آئے تو
تم اوسے پہچانتے تک نہین یا اگر تمہارے
ایک بہیڑ یا مرغی کہو جائے تو سارا
شہر اوسکے واسطے ڈہونڈ مارتے ہو اور
خدا کی مخلوق مین سے اگر لاکہون بے ایمان
رہجاتین تو تمہین اون کا کبہی خیال بہی نہین
گزرتا باوجود اوسکے خدا کی رحمت اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
کی امید مصرعہ این خیال است و محال است
وجنون ٭ فقط تمہارے ہی لئے خدا نے
قران نہین نازل کیا اور نہ فقط تمہارے لئے
پیغمبرون کو بہیجا ہے ہان بہشت فقط تمہارے
ہی رہنے کے ایک کوٹہری نہین ہے بلکہ

یقین خواہد شد اگرچہ نفس ہرگز این
پسند نخواہد کرد و انواع حیلہ ہا خواہد جست
اما اگر جہانے برخلاف این جواب تجویز
کند ممکن نیست - آیا نمیدانید وقتیکہ
عزیزے گم شدہ شما بعد مدتے در خانہ
آید شما از شادمانی در جامہ نمیگنجید
و اگر کسے گیرندہ نام خدا و رسول
از گروہ بے ایمانان برآید کسے
از شما او را نمی شناسد و
یا اگر بز و ماکیان شما گم شود
برائے او در ہمہ شہر جستجوے نمائید
اما از مخلوق خدا اگر صدہزاران
خارج از ایمان شوند بر دل
شما ہیچ خیال آنہا نمیگزرد
باوجود این ہمہ امید رحمت خدا و
شفاعت رسول اللہ صلعم مصرعہ این
خیال است و محال است و جنون ٭
نہ فقط برائے شما خدا تعالے
قرآن نازل فرمودہ نہ فقط برائے شما
پیغمبران را فرستادہ و بہشت ہم فقط یک حجرہ
برائے سکونت شما نیست بلکہ برائے ماندن

ساری مخلوقات کیواسطے اوس مین گنجائش
رکھی گئی ہے پس کیا ہی کم ہمت وہ انسان
ہے جو دین خدا کی ترقی کے واسطے کوشش
نہین کرتا اور فقط اپنے ہی نماز و روزہ پر اسلام
کو منحصر جانتا ہے مسلمانون کی یہ کم ہمتی
سب سے بڑا سبب اونکے زوال کا ہوئی
کیونکہ جسطرح اونہون نی دین خدا کی ترقی
نچاہی خدا نے بھی دنیا مین اون کے
اقبال کی ترقی نہ چاہی کیا یہ مینے کوئی
اپنا طبع زاد مضمون پیدا کیا ہے ایسا
ہرگز نہین بلکہ حساب کرکے دیکھ لو کہ تین سو
برس سے مسلمانون مین دعوت اسلام
موقوف ہوئی اور وہی شروع تنزل اقبال
مسلمانان ہے پھر اگر حساب نجانتے ہو تو
شاہ عبدالعزیز صاحب کی تفسیر مین یہی
عبارت دیکھ لو اور یقین کر لو کہ تمہاری
فلاح دنیا اور دین اسی پر منحصر ہے کہ دین
اسلام کی ترقی مین کوشش کرنے والے ہو
فقط چار رکعت نماز پڑھ لینے سے تم سچے
مسلمان نہین ہو سکتے ہو ناراض ہونے سے
پیشتر ان ساتون دلیلون کو طوعا و کرہا دیکھ جاؤ

ہمہ مخلوقات دران گنجایشے داشتہ اند
پس چہ اشد دون ہمت آن انسانست کہ
برائے ترقی دین خدا کوشش نمیکند
و فقط بر روزہ و نماز خود اسلام را
منحصر میداند این دون ہمتی مسلمانان از ہمہ
بزرگتر سبب زوال آنہا شدہ
چراکہ بہ نحویکہ اوشان ترقی دین خدا
نخواستند خدا ہم در دنیا ترقی اقبال
شان نخواست چہ آیا این مضمون
طبعزاد خود پیدا کردہ ام ہرگز چنین
نیست بلکہ حساب کردہ ببینید کہ
از سہ صد سال در اسلامیان دعوت
اسلام موقوف شدہ ہست و ہمان شروع
تنزل اقبال مسلمانان ہست و اگر حساب
نمیدانید در تفسیر شاہ عبدالعزیز صاحب نیز
ہمین عبارت مطالعہ کنید و یقین نمائید کہ فلاح
دارین شما بر این منحصر ہست کہ در ترقی
دین اسلام ساعی و سرگرم باشید شما فقط
از خواندن چار رکعت نماز مسلمانان صادق
نمیشوید و پیش از ناراضی خود این ہفت
دلائل را طوعا و کرہا ببینید۔

اول سورہ مائدہ میں حقتعالی فرماتا ہے۔

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ان اللہ لا یہدی القوم الکفرین قل یا اہل الکتب لستم علی شیء حتی تقیموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیکم من ربکم ولیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا فلا تاس علی القوم الکفرین ہ

یعنے اسے رسول پہونچا جو کچھہ اوتارا گیا ہے تیری طرف پروردگار تیرے سے اور اگر نکرے تو پس نہ پہونچایا تو نے پیغام اوسکا اور اللہ بچاویگا تجکو لوگون سے تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم کافرون کو کہہ اے اہل کتاب نہین تم اوپر کسی چیز کے یہانتک کہ نہ قایم کرو توریت کو اور انجیل کو اور جو کچھہ اوتارا جاتا ہے طرف تمہارے پروردگار تمہارے سے اور البتہ زیادہ کریگا بہتون کو اون مین سے جو اوتارا گیا ہے طرف رب تیرے سے سرکشی اور کفر پس مت غم کہا اوپر قوم کافرون کے

اول در سورہ مائدہ حقتعالے میفرماید۔

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ان اللہ لا یہدی القوم الکفرین قل یا اہل الکتب لستم علی شیء حتی تقیموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیکم من ربکم ولیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا فلا تاس علی القوم الکفرین ہ

یعنے اے رسول برسان آنچہ نازل شدہ است بسوے تو از پروردگار تو واگر نکنی پس نرسانده پیغام اورا و خدا محفوظ خواہد داشت ترا از مردمان تحقیق خدا ہدایت نمیکند قوم کافران را بگو اے اہل کتاب نیستید شما بر چیزے تا آنکہ نہ قایم کنید توریت را و انجیل را و آنچہ نازل میشود طرف شما از خدائے شما و البتہ زیادہ خواہد کرد بسیارے را از ایشان آنچہ نازل شدہ است از جانب خدائے تو سرکشی و کفر پس غم مخور بر قوم کافران

(مائدہ ع ۱۰) شاہ عبد القادر صاحب اسکے حاشیہ مین لکھتے ہین کہ اہل کتاب کو صاف گمراہ کہو اگرچہ وہ ناراض ہون تم کچھہ پروا نکرو اور یہ اوسوقت مین ہے جبکہ اہل کتاب کیطرف سے اسلام پر کوئی اعتراض نہ کیا گیا ہو اور جبکہ سیکڑون کتابین اہل کتاب کیطرف سے اسلام کو بے اصل ثابت کرنے مین مشتہر ہو چکی ہون اور حکومت کیطرف سے کوئی خطرہ جان و آبرو کا نہ ہو باوجود اسکے فقط اپنی چار رکعت نماز پر اکتفا کرنا صداقت ایمان کیواسطے کیا بکار آمد ہو سکتا ہے اگرچہ اسلام کا حق تو مسلمانون کے ذمہ یہہ ہے کہ وہ خطرہ کیوقت مین بہی اوسکی ترقی مین کوشش کرین پہر بہی غور کرو کہ قرآن مین سوا اس ضرورت کے اور بہی کہین خدا نے فرمایا ہے وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یعنے اگر یہ نکیا تو کچھہ بہی رسالت کا حق ادا نکیا پہر تمہارا فقط نماز و روزہ یا مجلسین اور وظیفہ خوانیان کیا کام آسکتی ہین ۔

دوسرے مشکوۃ کی کتاب الاداب مین

(مائدہ ع ۱۰) شاہ عبد القادر صاحب بجاے ہمین آیت چنین نوشتہ اند کہ اہل کتاب را صاف گمراہ بگوئید اگرچہ آنہا ناراض شوند ہیچ خیال نکنید و این دران وقت است کہ از جانب اہل کتاب بر اسلام اعتراضے نشدہ باشد و وقتیکہ صدہا کتب از طرف اہل کتاب در ثابت کردن بی اصلی اسلام مشتہر شدہ باشند و از جانب حاکم وقت ہیچ خطرہ جان و آبرو نباشد پس با اینہمہ فقط بر چہار رکعت نماز اکتفا کردن برائے صداقت ایمان چہ بکار آمد خواہد بود اگرچہ حق اسلام بر ذمہ مسلمانان این است کہ در حالت خطر نیز در ترقی اسلام کوشش نمایند باز جائے غور است کہ در قرآن مجید بجز ہمین ضرورت خدا تعالی بجائے دیگر کجا فرمودہ است کہ وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یعنے اگر این نکردی پس ہیچگونہ حق رسالت ادا نکردی باز روزہ و نماز شما یا مجالس و وظیفہ خوانیان چہ بکار خواہند آمد ۔

دوم ۔ در کتاب الاداب مشکوۃ شریف

یہ حدیث مرقوم ہے وعن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ عزو
جل الی جبرئیل علیہ السلام ان اقلب مدینۃ
کذا وکذا باہلہا فقال یارب ان فیہم عبدک
فلانا لم یعصک طرفۃ عین قال فقال اقلبہا
علیہ وعلیہم فان وجہہ لم یتمعر فی ساعۃ قط۔
یعنے اور روایت ہے جابر رض سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ وحی بھیجی
اللہ عزوجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام
کے یہ کہ اولٹ دے شہر ایسے اور ایسے کو
یعنے فلانے شہر کو کہ صفت اوس کی ایسی
اور ایسی ہے معہ اہل اوسکی کے پس کہا
جبرئیل نے ای رب میرے تحقیق اون لوگوں میں
بندہ تیرا ہے فلانا کہ نہیں گناہ کیا اوسنے
تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نے فرمایا اللہ
تعالی نے اولٹ اوس بستی کو اوسپر اور
اونپر اسلئے کہ منہ اوس بندہ کا نہیں
متغیر ہوا بسبب میرے اور بسبب دین میرے کے
ایک ساعت ہرگز اب دیکھئے خدا اور رسول
کے مخالفین کو جو اب نہ دنیا با وجود ساری
عمر حسنات وعبادات میں بسر کرینگے ساری

این حدیث مرقوم است وعن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ عزو
جل الی جبرئیل علیہ السلام ان اقلب مدینۃ
کذا وکذا باہلہا فقال یارب ان فیہم عبدک
فلانا لم یعصک طرفۃ عین قال فقال اقلبہا
علیہ وعلیہم فان وجہہ لم یتمعر فی ساعۃ قط۔
یعنے روایت است از جابر رض کہ فرمود رسول اللہ
صلعم کہ وحی فرستاد خدای عزوجل
بسوئے جبرئیل علیہ السلام کہ زیر وزبر
کن چنین و چنین شہر را یعنے فلان شہر را کہ صفتش
این چنین و این چنین است معہ
اہل او را پس عرض کرد جبرئیل
اے خدای من تحقیق در انہا بندہ
تو فلان است کہ نکرد گناہ تو یک لحظہ فرمودہ
آنحضرت ارشاد فرمود خدا تعالی
منقلب کن ان آبادی را برا و وبر انہا
زیرا کہ روئے آن بندہ گاہے متغیر
نشد بسبب من وبسبب دین من
ساعتے۔ حالا ببینید کہ جواب نہ دہند
بمخالفان خدا و رسول با وجود بسر کردن
ہمہ عمر در حسنات وعبادات

قوم کی ہلاکت کا باعث ہوا

تیسری جن فرقون خوارج وغیرہ کو
تم بہت برا جانتے ہو وہ مجھہ سے اور تم سے
زیادہ نماز روزہ کرتے ہین باوجود اسکے وہ
انکے ایمان کی صداقت کا نشان نہین ہے

چوتھی خدا کی رحمت مقتضی اسکی ہے
کہ اوسکے بندون سے نماز روزہ مین
جو کمی ہوئی ہو وہ اسے معاف کرے لیکن
حق العباد کبھی نہ بخشے جائینگے ازانجملہ
ایک حق یہ بھی انسانون کا ایکدوسرے کے
ذمہ ہے کہ بڑی کوشش کے ساتھہ وہ
خدا کی دین کی صداقت سے واقف
کیا جائے اور اس سے بڑا کوئی حق
انسان کا ایکدوسرے کے ذمہ نہین ہے

پانچوین سورہ بقر مین حقتعالی فرماتا ہے
لیس البر ان تولوا وجوہکم قبل المشرق
والمغرب ولکن البر من آمن باللہ الیوم
الاخر والملئکۃ والکتب والنبین واتی
المال علی حبہ ذوالقربی والیتمی والمسٰکین
وابن السبیل والسائلین وفی الرقب
واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ الخ۔

باعث ہلاکت تمام قوم شد۔

سوم خوارج وغیرہ آن فرقہ ہا را کہ شما
بدتر میدانید از من و از شما زیادہ تر روزہ
و نماز مے نمایند باوجود این ہمہ نشان
صداقت ایمان آنہا ناپدید است۔

چہارم مقتضاے رحمت خدا ہمین است
کہ اگر در روزہ و نماز از بندگان کسی
کوتاہی واقع شود او را معاف سازد اما
حق العباد گاہے معاف نخواہد شد ازانجملہ
این ہم حق انسانان بر ذمہ یکدیگر است کہ
بکوشش عظیم از صداقت دین خدا واقف
کردہ شود و بالاتر ازین کدامی حق انسان
بر ذمہ یک دیگر نیست۔

پنجم در سورہ بقر حقتعالی میفرماید
لیس البر ان تولوا وجوہکم
قبل المشرق والمغرب ولکن
البر من آمن باللہ والیوم الآخر
والملئکۃ والکتب والنبین واتی
المال علی حبہ ذوالقربی والیتمی والمساکین
وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب
واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ الخ

نیکی یہی نہین کہ منہہ کرد اپنے مشرق کی
طرف یا مغرب کی لیکن نیکی وہ ہے جو کوئی
ایمان لاوے اللہ پر اور پچھلی دن پر اور
فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر اور
دلوے مال اوس کی محبت پر ناتے والونکو
اور یتیمون کو اور محتاجون کو اور راہ کی
مسافر کو اور مانگنے والون کو اور گردنین
چھڑانے مین اور کھڑی رکھے نماز اور دیا
کرے زکوۃ الخ اب دیکھو خدا نے تمہاری
حیلہ بازی پر نظر کر کے یہ ملامت کی ہے جو
چار رکعت نماز کے سوا اپنے ذمہ کچھ اور
فرض نہین جانتے حالانکہ اوس سے
مقدم بہی اور نیکیان ہین مگر سب سے
مقدم مَنْ آمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُولِہٖ اپنے اور
اپنے ہم جنسون کیواسطے ہے۔

چھٹی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
عرب کے ایک فرقے پر کہ جسکا سردار مالک
بن نویرہ تہا فقط اسوجہہ سے جہاد کیا
کہ وہ لوگ نماز تو پڑہتے تہے مگر زکوۃ دینے
سے انکار کرتے تہے اسکا ذکر سب اسلامی
سیر کی کتابون واقدی وغیرہ مین موجود ہے

نکوئی همین نیست که روے خود سوے مشرق
کنید یا مغرب اما نکوئی همانست که کسے
ایمان آرد با خدا و بروز واپسین و بفرشتگان
و بر کتاب انبیا و بدہد مال
در محبت او با خویشان و یتیمان و
محتاجان و مسافران و سوال
کنندگان را و در رہائی گردنہا
و قایم کند نماز و بدہد زکوۃ الخ
اکنون به بینید حقتعالی بر حیلہ
بازی شما نظر کردہ این ملامت نمودہ
است آنانکہ بجز چہار رکعت نماز چیزے
دیگر بر ذمہ خود فرض نمیدانند حالانکہ
مقدم ازان ہم نکوئیہا ست مگر
از ہمہ مقدم مَنْ آمَنَ باللہ و رسولہ برائے خود و
برائے ہم جنسان خود است۔

ششم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بر یک
فرقہ عرب که سردارش مالک بن نویرہ
بود محض بہمین وجہہ جہاد کرد که آنکہا
نماز میخواندند مگر از دادن زکوۃ انکار میداشتند
چنانچہ این واقعہ در تمامی کتب سیر
اسلامی مثل واقدی وغیرہ مندرج ہست

ساتوین اور پچھلی دلیل میرے پاس
اب یہی ہے کہ مسجد نبوی مین گھوڑے باندہنے
والی اور کعبہ پر پتھر پھینکنے والے اور حضرت
عمر رض و حضرت عثمان رض و حضرت علی رض
کو مسجد مین شہید کرنے والے اور حضرت
امام حسین علیہ السلام کا سجدہ مین سر جدا
کرنے والے کیا وہ بے نمازی تھے وہ
تو اس زمانہ کے لوگون سے زیادہ نماز
گزار تھے پھر فقط نماز و روزہ کر کے جو تم
سمجھ کر دعوت اسلام کی تکلیف سے
بچ رہے نہ اسلام مین زبان ہلانے کی
نہ قلم اوٹھانے کی اور نہ اپنی طرف سے
کوئی دوسرا اسکام پر مقرر کرنے کی ضرورت
ہے تو تمام جہان مین جاکر دریافت کر لو
کہ تم سچے ایماندار نہین بلکہ مسلمان بھی نہین ہو کیونکہ جو ایمان
خدا و رسول کی حضور مین مقبول نہین
وہ برملا بے ایمانی ہے خدا مسلمانون کو
دین کی ہمت عطا کرے کہ وہ خود اس کام پر
مستعد ہون اور دوسرون کو اس کی ترغیب
دین کہ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ
الحسنۃ وجادلہم بالتی ہی احسن ـ

ہفتمین و آخرین دلیل نزد م حالا ہمین است
کہ در مسجد نبوی لبستندگان اسپان و
بر کعبہ سنگ زنندگان و حضرت عمر رض
و حضرت عثمان رض و حضرت علی رض
را در مسجد شہید کنندگان و در حالت
سجدہ سر حضرت امام حسین علیہ السلام جدا کنندگان
آیا آن بے نماز بودند حاشا بلکہ
آنہا از مردمان این زمانہ بسیار نماز
گزار بودند پس فقط نماز روزہ کردہ اگر
بفہمید از تکلیف دعوت اسلام
محفوظ ماندید ازین کار نہ ضرورت جنبش
زبان و نہ حاجت قلم برداشتن و نہ از جانب
خویش دیگری را برین کار مقرر کردن است
پس از تمام عالم دریافت کنید کہ شما ایماندار
صادق نیستید بلکہ مسلمان ہم نیستید
چرا کہ ہر ایمانیکہ بحضور خدا و رسول مقبول
نیست او صریح بے ایمانیست خدا ہمہ مسلمانان
ہمت دین عطا نماید کہ آنہا خود برین
کار مستعد شوند و دیگران را ترغیب
دہند کہ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ
الحسنۃ وجادلہم بالتی ہی احسن ـ

لطیفہ ایک بزرگ اسی شہر دہلی مین
باتباع سنت رسول اللہ صلعم گدہے پر
سوار ہوکر عیدگاہ تک گئے اسیطرح بعضے
اور ہمیشہ اسبات مین کوشش کرتے ہین کہ
کوئی فعل مسنون ترک نہو جائے مگر سب سے
عمدہ فعل حضرت رسول اللہ صلعم کا
کہ جو شعار دعوت اسلام تھا یہ اونہین
یاد نہ آیا واہ اتباع سنت ہی وہین تک
پسند ہے جہان تک قانون مکاری
کے خلاف نہو یہ لوگ مچھر کو چھانتے اور
اونٹ کو نگل جاتے ہین - (متی ۲۳ باب ۲۴)

لطیفہ شخصے در دہلی باتباع سنت رسول
صلے اللہ علیہ وسلم - بر خر سوار شدہ
تا بعیدگاہ رفت وہمین طور بعضے کوشش
میکنند کہ امی فعل مسنون ترک نشود
مگر عمدہ فعل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کہ شعار دعوت اسلام
بود گاہے بیاد نمی آرند بلے
اتباع سنت ہم ہمون قدر
پسند خاطر است کہ از قانون مکاری
خلاف نشود اینجا ہمون مثال صادقست کہ بجہت
پشہ صافی بکار میبرید و شتر را بلع میکنند -

مضمون مصنفہ جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور - و ترجمہ فارسی جناب محمد سکندر یار خان صاحب

قال اللہ تعالی وما ارسلناک الا کافۃ للناس
بشیرا ونذیرا - ترجمہ اور تجھکو جو ہمنے
بھیجا سو سارے لوگون کیواسطے خوشی
اور ڈر سنانے کو (سبا ع ۱) کسی مسلمانکو
اس عقیدے سے چارہ نہین ہے کہ حضرت
رسول خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
کی رسالت عام تھی یعنے تمام جہان کے
واسطے حضرت صلعم مبعوث ہوئے تہے نہ کہ فقط

قال اللہ تعالے جلشانہ وما ارسلناک الا کافۃ
للناس بشیرا ونذیرا ترجمہ فرمود اللہ جلشانہ
و نفرستادیم ترا مگر برائے ہمہ مردمان بشارت
دہندہ و ترسانندہ (سبا ع ۳)
ہیچ مسلمانی را از عقیدہ چارہ نیست کہ رسالت
خاتم النبیین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم عام بود یعنے برائے ہمہ جہان مبعوث
شدہ بود نہ برائے چندین مسلمانان کہ

اتنی ہی مسلمانون کے لئے جو بدعتی
وہابی کے جھگڑون اور فضول باتون مین
مبتلا رہتے ہین کیونکہ جس مسلمان کو حضرت
صلعم کی رسالت عام کا عقیدہ نہین وہ
نص قرآن کا انکار کرنے والا ہوا اور یہ صریح
کفر ہے لیکن اسطرح کی عقیدہ اور ایمان کی
علامت کیا ہے کیا یہی نہین کہ تمام
جہان مین اسلام کی دعوت اپنے ذمہ
لازم جانا کیونکہ اگر مسلمان اس کوشش سے
پہلوتہی کرین تو کیا یہود و نصاریٰ سے
اسلام کی توقع ہوسکتی ہے ہرگز نہین پہر
کوئی مسلمان جو اس کوشش کو اپنے
ذمہ لازم نہین جانتا وہ دین اسلام کو
غیرون کی نظر مین بیقدر ٹھہراتا ہے کیونکہ
جب مسلمان ہی اپنے مذہب کی رونق
اور ترقی نچاہین تو غیر لوگ کہان تک اور
مذہب کو خفیف اور حقیر نچاہینگے پس یہہ
جواب دہی مسلمانون کو خدا کے حضور
سب سے زیادہ دشوار ہوجائے گی دیکھو دنیا
مین خون کرنا ناقابل عفو جرم سمجھا جاتا ہے
لیکن کسی مسلمان بیگناہ کو قتل کرڈالنا

در تنازع بدعتی و وہابی مبتلا
میمانند و در فضول سخنان بگردان
وہر آن مسلمانیکہ بعام رسالت
حضرت عقیدہ نیست او از نص قرآن
منکر است و این صریح کفر است اما
این چنین عقیدہ و ایمان را علامت
چیست آیا ہمین نیست کہ ہمہ عالم
دعوت اسلام را بذمہ خود لازم دانیم
چراکہ اگر مسلمانان ازین کوشش
پہلوتہی کنند باز چہ از یہود و نصاریٰ
توقع این کار توان داشت نہ بلکہ
ہر مسلمانیکہ این کوشش را بذمہ
خود لازم نمیداند اسلام را بنظر دیگران
بیقدر مینماید چراکہ وقتیکہ مسلمانان
رونق و ترقی مذہب خود نخواہند
دیگران تا کجا مذہب اسلام را خفیف و
حقیر نخواہند دانست پس این
جوابدہی مسلمانان را بحضور خدا
از ہمہ زیادہ تر دشوار خواہد شد دیدہ باید
کہ در دنیا خون کردن جرم ناقابل عفو
فہمیدہ میشود اما مسلمانے را بیگناہ

اوس ہی آسان ہی کہ ایک جہان کی جہنم
واصل ہونے سے بے پروا رہنا اور ایک
مردہ زندہ کرنے سے یہ بہتر ہے کہ کسی
گمراہ کو دین و ایمان کی راہ پر لانا کیون کہ
کسی گمراہ کا ہدایت یافتہ ہونا اوس ہی بہتر
ہے کہ کوئی مردہ زندہ ہو کر پھر گمراہی مین اپنا
وقت بسر کرے فرمایا رسولؐ اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لان یہد اللہ بک رجلاً
واحد خیر لک من ان تکون لک حمر النعم۔
(رواہ بخاری) یعنے بخاری مین سہل بن سعدؓ
سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے
سبب سے تیرے واسطے بہتر ہے تجھکو
سرخ اونٹ ملنے سے انتہے۔ یہ حضرت
رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؓ سے فرمایا
تھا عرب کے لوگ سرخ اونٹ کو بہت
عمدہ اور عزیز جانتے تھے اسلئے حضرت
نے فرمایا کہ دنیا کی عمدہ ترین حاصلات سے
کسی ایک شخص کو دین و ایمان کی راہ پر
لانا بہتر ہے پھر اسلام کی اتنے بڑے
حق کو اپنے اوپر واجب نجاننا علاوہ انکار

قبل ساختن انان آسان تر ست کہ از جہنم
واصل شدن جہانے بے پروا ماندن و
گمراہے را بر راہ دین و ایمان آوردن
بہ از انکہ یک مردہ را زندہ کردن چراکہ
ہدایت یافتہ شدن گمراہ ازان بہتر است
کہ کسے مردہ زندہ شود و باز وقت خود را
در گمراہی بسر نماید۔ فرمود رسول اللہ
صلعم لان یہد اللہ بک رجلاً واحد
خیر لک من ان تکون لک حمر النعم
(رواہ بخاری) یعنے در بخاری از سہل
بن سعدؓ روایت است کہ حضرت صلعم فرمود
کہ ہدایت یافتن مردے از سبب تو بہتر
است ترا از یافتن شتر سرخ
الخ و این ارشاد حضرت رسول اللہ
صلعم از حضرت علی فرمودہ بودند
و مردمان عرب شتر سرخ را انہایت
عمدہ و عزیز میداشتند بنابران حضرت
صلعم فرمودند کہ شخصے را براہ دین
آوردن بہتر ست از عمدہ ترین
حاصلات دنیا۔ لیکن حق سترگ اسلام را
بذمہ خود واجب ندانستن، علاوہ انکار

قرآنی اور تحقیر اسلام کے صریح کفر بلکہ اوس
سے بھی اشد تر ہوا یا نہین فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یؤمن احدکم
حتے اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس
اجمعین متفق علیہ۔ بخاری اور مسلم مین
انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہین پورا ایمان دار ہونے کا تم مین
سے کوئی جب تک مین اوسکے نزدیک
زیادہ تر دوست نہو جاؤن اوس کے
باپ اور بیٹے اور سب آدمیون سے
پس اوس شخص کا عاقبت مین کیا حال
ہوگا جو باپ اور اولاد کی محبت کے علاوہ
محض اپنی تن آسانی اور کم ہمتی سے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی
سے کچھ غرض نہین رکھتا کیونکہ بالاتفاق
حضرت رسول اللہ صلعم کی رضامندی
اوس سے زیادہ اور کسی نیکی مین نہین
ہے کہ دین اسلام لوگون مین پھیلایا جائے
جسکے واسطے خدا نے سارے انبیاء
علیہم السلام کو بھیجا اور کتابین متواتر
نازل کین اور حضرت رسول اللہ صلعم نے

قرآنی وتحقیر اسلام صریح کفر بلکہ اشد تر از انست
فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن
احدکم حتے اکون احب الیہ من
والدہ وولدہ والناس اجمعین
متفق علیہ۔ در بخاری ومسلم از انس رضہ
روایت است کہ فرمود رسول اللہ صلعم
کما حقہ ایماندار نخواہد شد از شما
احدے حتے کہ من در نظرش محبوب تر
نباشیم از پدرش وپسرش واز ہمہ
مردمان۔ پس حال آن شخص در عاقبت
چگونہ خواہد شد۔ کہ قطع نظر از الفت
پدر واولاد بجہت تن آسانی وکم ہمتی
خود از رضامندی حضرت صلعم
ہیچ غرضے نہ دارد وبالاتفاق
رضامندی رسول خدا صلعم
زاید ازین در کدام نیکوئے نیست
کہ دین اسلام در عالم اشاعت
یابد کہ خداوند تعالی فقط براے
ہمین کار انبیاء علیہم السلام را
فرستادہ وکتب متواترہ نازل نمود
وحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی ساری عمر اسی کوشش مین بسر کردے
اگر کوئی شخص یہ خدمت اپنے ذمہ واجب
نہ جانے وہ سیکڑون مجلسین میلاد شریف
کی کرے ساری عمر روزے رکھے وظیفے
پڑہے کچھہ بھی بکار آمد نہین ہے نہ اسکی
نماز خدا کے واسطے ہے نہ روزہ نہ حج
نہ زکوۃ نہ کوئی اور نیکی وان لم تفعل فما
بلغت رسالتہ یہ مت سمجھو کہ جہاد کرنا دنیا
مین اسلام پہیلانے کا وسیلہ ہے جہاد
اسلام پہیلانے کے واسطے نہین بلکہ فساد
رفع کرنے اور امن قایم کرنیکے واسطے ہے
جوکہ دنیا کے اختیار والون پر منحصر ہے مگر
دعوت اسلام کا اہتمام ہر غریب و امیر
مسلمان پر فرض ہے کچھہ حکومت و
ثروت و اختیار پر منحصر نہین ہے - فرمایا
حقتعالی نے وقاتلوھم حتے لایکون فتنۃ
ویکون الدین للہ الخ (البقرع ۲۴ جزو ۲)
خاتم المفسرین شاہ عبد القادر صاحب
اس آیہ کے فایدے مین لکھتے ہین کہ
لڑائی کافرون سے اسیواسطے ہے کہ
ظلم موقوف ہو اور دین سے گمراہ نکرسکین

ہمہ عمر خود را درہمین کوشش بسر کرد
شخصیکہ این خدمت را بذمہ خود واجب
نداند اگر ہمہ عمر روزہ دارد و صدہا مجالس
میلاد نماید وظیفہ ہا خواند ہیچگونہ بکار
آمدنی نیست نہ نماز او برائے
خدا است نہ روزہ نہ حج نہ زکوۃ نہ کدامے
نیکی وان لم تفعل فما بلغت
رسالتہ و این نہ فہمید کہ جہاد
نمودن در دنیا برائے اشاعت اسلام
است بلکہ جہاد محض برائے
رفع فساد و امن قایم کردن است
و این بر اہل اختیار منحصر است
مگر دعوت اسلام بر ہمہ غربا و امرا
فرض است نہ اینکہ بر حکومت و ثروت
و اختیار فرمود خدائے تعالی وقاتلوھم
حتے لایکون فتنۃ ویکون الدین
للہ الخ (البقرع ۲۴ جزو ۲)
خاتم المفسرین شاہ عبد القادر صاحب
در فائدہ این آیت می نگارند کہ جنگ
از کفاران برائے ہمین است کہ
ظلم موقوف شود و از دین گمراہ کردن نتوانند

اور حکم اللہ کا جاری رہے اگر تابع ہو کر رہین
تو لڑائی کی حاجت نہین اور ایمان تو
دل پر موقوف ہے زور سے مسلمان کرنا
کیا حاصل اسنتے ہم لوگ مساکین
اسلام مین ہمین ایسا چال چلن رکھنا چاہیئے
جس سے اسلام کی صداقت اور راست
بازی غیرون کے دلمین جگہہ پکڑے اور وہ
دنیا کی شان وشوکت کو حقیر جان کر
عاقبت کی خوبیون کے مشتاق ہون

مجھے ایک شخص کا حال یاد ہے جسنے تین سو
روپیئے کسیکے پاس امانت رکہے چند
عرصے بعد وہ امانت سے انکار کر گیا اوسنے
اپنی عزت اور رسوخ پر بہروسا کر کے عدالت
مین نالش کی مگر کامل ثبوت نہ بہم پہونچانے
کے سبب مقدمہ ہار گیا تب فروتنی کرنی
پڑی ایکدن وہ شخص جسکے پاس امانت
تہی سخت بیمار پڑا اسنے عزیزون سے زیادہ
بیماری مین خدمت کی یہ نیک نیتی اوسکے
دلپر تاثیر کر گئی اور تین سو روپیہ امانت کے
اوسنے واپس کردیئے پس اسیطرح
جب ہم بہی دین اسلام کو اسطے لوگونکی

و حکم خدا جاری ماند اگر تابع شده بمانند
هیچ حاجت جنگ نیست و ایمان
بر دل علاقه دارد بجبر مسلمان کردن
چه حاصل است ازینجهت ما مساکین
اسلامیم مارا این چنین شائستگی
باید که ازان صداقت و راستبازی
اسلام بر دل دیگران جای گیرد و مردمان
شان و شوکت دنیا را حقیر دانسته
مشتاق خوبی عاقبت شوند —

مرا حال شخصی یاد است که سه صد
روپیه نزد کسی امانت نهاد چون چندی
گذشت آن از امانت انکار کرد و
این بر عزت و رسوخ خود اعتماد
کرده در عدالت مستغیث شد مگر بسبب
نبودن کامل ثبوت از عدالت ناکام ماند
پس فروتنی کردن لازم افتاد روزی شخصی که
نزدش امانت نهاده بود سخت بیمار افتاد و
اینکس زیاده تر از عزیزان تیمارش نمود
این نیک کرداری بر دلش موثر شد و زر امانت
را باو واپس داد همچنین اگر ما هم برای
دین اسلام در نظر مردمان صاف دل

نظر مین صاف دل اور نیک نیت پائے
جاوینگے تو ممکن نہین کہ اس کی تاثیر اسلام
کی قدر و منزلت لوگون کی نظر مین نہ بڑہائے
فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل
مسلم یہودیا او نصرانیا فیقول ہذا فکاکک
من النار۔ یعنے مسلم مین ابو موسےٰ
سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ
صلعم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا
تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا
ایک نصرانی دیگا پہر فرماوے گا کہ یہ تیری
دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہے انتہی اس
حدیث کے شارح کا قول ہے کہ یہ اون
مسلمانون کے حق مین ہے جو بے عذاب
بہشت مین جاوینگے اسواسطے کہ حضرت
صلعم اکثر مسلمانون کو شفاعت کرکے
دوزخ سے نکلواوینگے اگر سب دوزخ سے بچتے
تو شفاعت کی پہر کیا حاجت تہی انتہی پس یہان سے
ظاہر ہے کہ یہ حدیث سب مسلمانون کی حق
مین نہین بلکہ فقط اونہین مسلمانون کیلیے
ہے جو یہود و نصارے کے اعتراضون کا

ونکو کار و پاک طینت یافتہ شوم دران
حال ممکن نیست کہ تاثیرش قدر و عزت
اسلام را در نظر دیگران نیفزاید۔
فرمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل
مسلم یہودیا او نصرانیا فیقول ہذا فکاکک
من النار یعنے در مسلم از ابو موسےٰ
روایت است کہ فرمود رسول اللہ صلعم
ہرگاہ کہ روز قیامت خواہد شد
خدا تعالےٰ ہر مسلمان را یک یہودی
یا یک نصرانی عنایت خواہد ساخت باز خواہد
فرمود کہ این معاوضہ مخلصی تو از دوزخ است
قول شارح این حدیث است کہ
این اشارت در حق آن مسلمانان است
کہ بے عذاب در جنت خواہند رفت زیرا کہ
آنحضرت صلعم شفاعت اکثر مسلمانان کردہ
از دوزخ رہا خواہند کنانید اگر ہمہ مسلمانان
از دوزخ محفوظ ماندندے باز حاجت شفاعت چہ بود۔
ازینجا ظاہر است کہ این حدیث شریف در حق
جملہ مسلمانان نیست بلکہ فقط در حق ہمون مسلمانان است
کہ اینہا جواب اعتراضات یہود و نصاری خواہند

جواب دیتے اور اسلام کی فضیلت اون پر
ظاہر کرتے ہین اور جو مسلمان کہ ان واعظونکی
مدد کرتے وہ حضرت صلعم کی شفاعت سے
نجات پاجاوینگے لیکن جو نہ خود دعوت اسلام
کرتے اور نہ ان دعوت اسلام کرنیوالون کی
خدمت گزار ہوتے وہ نہ یہود و نصاریٰ کے
فدیہ کے اور نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفاعت کے مستحق ہو سکتے ہین۔
پھر فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے یجیء یوم القیمۃ ناس من المسلمین بذنوب
امثال الجبال یغفرہا اللہ لہم ویضعہا
علی الیہود والنصاریٰ۔ یعنے لاوینگے
کچھ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑون کی
برابر خدا اون گناہون کو اون سے
معاف کردیگا اور اون گناہون کو یہود و
نصاریٰ پر رکھدیگا انتہے۔ شارح حدیث
کا قول ہے کہ اس حدیث مین وہ مسلمان
مراد ہین جنکو یہود و نصاریٰ سے سخت
تکلیفات پہونچی اور اونہون نے صبر کیا
انتہے پس یہ سخت تکلیفات کی برداشت
کرنیوالے محض واعظین رد نصاریٰ ہین

میدہند و فضیلت اسلام بر اینہا ظاہر
می نمایند و مسلمانان کہ مدد این چنین
واعظان می کنند از شفاعت حضرت صلعم
نجات خواہند یافت لیکن کسانیکہ نہ خود دعوت
اسلام مینمایند ونہ خدمت گذاری دعوت کنندگان
اسلام میکنند آنہا نہ مستحق فدیہ یہود و
نصاریٰ ونہ مستحق شفاعت حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ میتوانند شد
باز فرمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یجیء یوم القیمۃ ناس من المسلمین بذنوب
امثال الجبال یغفرہا اللہ لہم ویضعہا
علی الیہود والنصاریٰ۔
یعنے خواہند آورد بعض مسلمانان گناہہای خود را
مثل کوہہا حق تعالیٰ آن گناہان را از اینہا
معاف فرمودہ آن گناہان را بر یہود و
نصاریٰ خواہد نہاد۔ قول شارح
این حدیث اینست کہ درین حدیث مراد
ہمون مسلمانند کہ آنہارا از یہود و نصاریٰ سخت تکلیفات
رسیدہ اند و آنہا صبر نمودند۔
پس برداشت کنندگان سخت تکلیفات
محض واعظین رد نصاریٰ ہستند

جنہین سے عام اہل کتاب سے گفتگو اور مناظرہ
مین بہ سبب اپنی حالت مسکینی کے طرح
طرح کی سخت و سست باتین سننی پڑتی
ہین گویا اونہین کے حق مین حقتعالی
فرماتا ہے ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب
من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا ۔
یعنے سنتے ہین اون لوگون سے جنہین کتاب
دی گئی تمسے پیشتر اور مشرکون سے بدگوئی
بہت سی ۔ پس مسلمانون کو چاہیے
کہ دعوت اسلام مین دلسے کوشش کرنیوالے
ہون اور یقین کرین کہ ہماری صدق بیانی
سے اگر اہل کتاب مین سے کوئی ایک ہی
اسلام کیطرف مائل ہوا تو یہ بات ہمارے
لئے سرخ اونٹ یعنے بہترین عمدہ ترین حاصلات
دنیا سے بہتر ہے اور اگر اہل کتاب مین سے
کوئی بہی اسلام کیطرف مائل ہوا تو وہ
ہمارے گناہون کا فدیہ ہوگی فقط و اعظیم
رو نصاری کے گناہون کا فدیہ ہوگی
نہ یہ کہ اون سب مسلمانون کے گناہون کا
جو عیش عشرت مین زندگی بسر کرتے
اور تائید اسلام سے کچھہ کام نہین رکھتے ہین

که آنها در مناظره و گفتگو بجهت مسکینی خود
انواع سخنان سخت و سست میشنوند گویا
در حق اوشان حقتعالی میفرماید ۔
ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب
من قبلکم ومن الذین اشرکوا
اذی کثیرا ۔ یعنے می شنوند از آنها
که داده شد آنها را کتاب پیشتر از
شما و از مشرکان بدگوئی های
بسیار ۔ پس مسلمانان را باید که در
دعوت اسلام از دل کوشش کنندگان
باشند و یقین کنند که از صدق بیانی
ما این اگر از اہل کتاب یکی هم مائل بجانب اسلام
شده بهتر از شتر سرخ یعنے عمده
ترین حاصلات دنیاست و اگر از
اہل کتاب کسے مائل بسوئے اسلام نشد
پس آن همه فدیه گناهان ما خواهند
شد و فقط فدیه گناهان و اعظیم
رو نصاری خواهند شد نه اینکه فدیه
گناهان آن همه مسلمانان که در عیش و
عشرت زندگی بسر می نمایند
و تائید اسلام سرو کارے ندارند

جنہین سے عام اہل کتاب سے گفتگو اور مناظرہ
مین بہ سبب اپنی حالت مسکینی کے طرح
طرح کی سخت و سست باتین سننی پڑتی
ہین گویا اونہین کے حق مین حقتعالی
فرماتا ہے ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب
من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا ۔
یعنے سنتے ہین اون لوگون سے جنہین کتاب
دی گئی تمسے پیشتر اور مشرکون سے بدگوئی
بہت اسیتہے ۔ پس مسلمانون کو چاہیے
کہ دعوت اسلام مین دلسے کوشش کرنیوالے
ہون اور یقین کرین کہ ہماری صدق بیانی
سے اگر اہل کتاب مین سے کوئی ایک بہی
اسلام کیطرف مائل ہوا تو یہ بات ہمارے
لئے سرخ اونٹ یعنے ہر عمدہ ترین حاصلات
دنیا سے بہتر ہے اور اگر اہل کتاب مین سے
کوئی بہی اسلام کیطرف مائل ہوا تو وہ
ہمارے گناہون کا فدیہ ہوگی فقط واعظین
رد نصاریٰ کے گناہون کا فدیہ ہوگی
نہ یہہ کہ اون سب مسلمانون کے گناہونکا
جو عیش عشرت مین زندگی بسر کرتے
اور تائید اسلام سے کچہہ کام نہین رکہتے ہین

که آنها در مناظره و گفتگو بجهت مسکینی خود
انواع سخنان سخت و سست میشنوند گویا
در حق اوشان حقتعالی میفرماید ۔
ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب
من قبلکم ومن الذین اشرکوا
اذی کثیرا ۔ یعنی می شنوند از آنها
که داده شد آنها را کتاب پیشتر از
شما و از مشرکان بدگوئی های
بسیار ۔ پس مسلمانان را باید که در
دعوت اسلام از دل کوشش کنندگان
باشند و یقین کنند که از صدق بیانی
مایان اگر از اهل کتاب یکی هم مائل بجانب اسلام
شده بهتر از شتر سرخ یعنی عمده
ترین حاصلات دنیاست و اگر از
اهل کتاب کسی مائل بسوی اسلام شد
پس آن همه فدیه گناهان ما خواهند
شد و فقط فدیه گناهان واعظین
رد نصاری خواهند شد نه اینکه فدیه
گناهان آن همه مسلمانان که در عیش و
عشرت زندگی بسر می نمایند
و تائید اسلام سر و کاری ندارند

ایکبات اور بھی قابل غور یہ ہے کہ اکثر
اوباش لوگ جو ہر طرح سے دنیا حاصل کرنیمین
مشاق ہین وعظ رد نصاریٰ کو بھی ایک
قسم کی آمدنی سمجھکر بازارون مین شام
کیوقت تہوڑی دیر غل مچا لیتے ہین اور
عوام لوگون مین وعظ رد نصاریٰ سے مشہور
ہوکر چندہ وصول کرتے پہرتے ہین کیا انکے
کہ اس فن مین کچھہ پڑہا ہو یا کسیطرح کی
لیاقت حاصل کی ہو یا اپنا چال وچلن
سدہارا ہو کیونکہ اونہین پڑہنے اور سیکھنے
سے غرض نہین بلکہ فقط روپی پیدا کرنے
سے جسطرح ہوسکے غرض ہے ۔

مسلمانون کو چاہیے کہ ایسے لوگون کو وعظ
کہنے سے جبرا باز رکہین تاکہ دین اسلام
کی بدنامی نہو اور شرارت پہیلنے نپائے
اور مسلمانون کے بہی امن و راحت مین
خلل نہ آئے اسلام ہمہ وجوہ علم ہے نہ
یہہ کہ جہل اسکے شایع کرنے کیواسطے
واعظ نرم زبان مسکین مزاج قابل تعلیم
نیکخواہ خلایق اور اسی فن مین تعلیم یافتہ
ہونا چاہیے اور جسمین یہ صفات نپائی جائین

سخنے دیگر ہم قابل غور است کہ اکثر اوباشان کہ
در فن حصول متاع دنیا مشاق و
چالاک اند وعظ رد نصاریٰ را ہم قسمی از
آمدنی فہمیدہ در بازارہا بوقت شام اندکے
شور وغل نمودہ در عوام واعظ
رد نصاریٰ مشہور شدہ تحصیل
زر چندہ میکنند حالانکہ درین
فن نہ ہیچگونہ لیاقتے پیدا
ساختہ نہ حسن کردار خود ثابت
کردہ اند پس آنہارا از آموختن این
فن سروکارے نیست بلکہ مقصد شان محض
پیدا کردن نان است ۔

مسلمانان را باید کہ این چنین کسانرا
جبرا از وعظ رد نصاریٰ بازدارند
تاکہ بدنامی اسلام نشود و شرارت انتشار نیابد
ودر امن وراحت اسلامیان خللے
راہ نیابد اسلام بہمہ وجوہ علم است نہ کہ
جہل برائے شایع کردن آن واعظ
نرم زبان مسکین مزاج قانع نیکخواہ
خلایق ودرین فن تعلیم یافتہ بودن
لازم است ودر آنہا کہ این صفات یافتہ نشوند

مسلمانون کو ہرگز روا نہیں ہے کہ اوسکے
روبرو عاصر وعظ کرنے دین کہ اسکا انجام
سب ناس و عام کے حق مین ایک شر کل
ہوجائیگا اسلئے ملکی اور الہی قانون کی
رو سے سو انند مست بچنے کے لئے یہی بہتر
ہے کہ بہت پیشتر سے ایسی بیہودہ شخص
کو خواہ اپنے اتفاق سے خواہ حاکم وقت
کو اطلاع کرکے بے تامل وعظ کرنے سے
روک دین ہرگز اس مین غفلت نکرین
کہ خدا اور انسان کی نظر مین یہی پسندیدہ ہے

فقط

مسلمانان را لازم است کہ چنین واعظ
ہرگز بسر عام اجازت وعظ کردن ندہند
و بعد انجامش [illegible] در حق ہمہ خاص و
عام مشکل خواہد شد بنابران برائے محفوظ ماندن
از سخت ترین مواخذہ ملکی و آئین قانون ہم
بہتر است کہ پیشتر از این چنین بیہودہ
گویان را خواہ از اتفاق خود خواہ
بحاکم وقت اطلاع کردہ بے تامل از
وعظ کردن باز دارند ہرگز درین امر غفلت
ننمایند کہ در نظر انسان و خدا ہمین پسندیدہ
تر است ۔ فقط ۔

تمت

واضح باد کہ درین کتاب در صفحہ ۱۲ و ۱۳ اسمار علماء دہلی و رامپور کہ مرقوم شدہ اند
بعضے از انہا بہ تصحیح و بعضے بہ تشریح حاجت دارند یعنی محمد اکبر خان کہ نوشتہ شدہ است
تصحیحش محمد ابو احمد غلام اکبر ۔ و این بزرگ از علماء دہلی ہستند ۔ و امیر احمد کہ نوشتہ شدہ
است مراد ازان مولوی امیر احمد صاحب مدرس مدرسہ اکبرآباد ابن مولانا امیر حسن
صاحب سہسوانیست ۔ و از محمد سعد اللہ مراد مولانا مفتی سعد اللہ صاحب مفتی
عدالت ریاست رامپور ۔ و ازین نام یعنی چودہری فرید محمد عمر ۔ مراد مولوی محمد عمر
صاحب ابن مولانا محمد فرید الدین صاحب دہلویست

الحمد کہ این کتاب لاجواب در سنہ ۱۲۹۵ ہجری مطابق سنہ ۱۸۷۸ع در مطبع نصر المطابع دہلی طبع شد

ضمیمہ امان الایمان

استفتاء

چہ میفرمایند علماء دین کہ قرآن مجید کو کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرکے چھپوانا بہتر ہے یا دین اسلام اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تکذیب کرنیوالونکا رد لکھکر چھپوانا بہتر ہے بینوا توجروا

جواب

باوجود تکذیب دین اسلام سب سے مقدم یہی واجب ہے کہ ایسے لوگونکا رد لکھکر چھپوایا جاے۔

دوسرے یہ کہ قرآن مجید کا ترجمہ نہ فرض ہے نہ واجب ہے نہ سنت ہے نہ مستحب ہے کیونکہ ہر ملک کے مسلمان علم عربی تحصیل کرکے قرآن کے مطالب سمجھ لیتے ہیں اور جو علماے اسلام ہیں انکے واسطے تو ترجمہ قرآن کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے اگر مخالفین اسلام کے اعتراضونکا رد علماء اسلام کے ذمہ سب سے بڑا فرض ہے وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ -

تیسرے یہ کہ قرآن کے ترجمات انگریزی فرانسیسی وغیرہ میں موجود ہیں مگر انہیں پڑھکر علماے نصاری دین اسلام پر اعتراض کرنے سے باز نہ رہے اور اسوجہ سے کتب رد

چہ میفرمایند علماء دین کہ آیا قرآن مجید را بدیگر زبانی ترجمہ کردہ طبع کنانید بہتر است یا تردید مکذبین دین اسلام و مکذبین رسالت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کردہ طبع کنانیدن بہتر است بینوا توجروا

جواب

باوجود تکذیب دین اسلام از ہمہ کارہا مقدم ہمین واجب است کہ تردید اینچنین کسان تحریر کردہ طبع کنانیدہ شود

دوم اینکہ ترجمہ قرآن مجید نہ فرض است و نہ واجب است و نہ سنت است و نہ مستحب است زیرا کہ مسلمانان ہر ملک علم عربی تحصیل کردہ فہم مطالب قرآن ہم میرسانند و آنانکہ علماے اسلام اند بہ ترجمہ قرآن ہیچگونہ حاجتی ندارند مگر تردید اعتراضات مخالفین اسلام بر ذمہ ہمت علماء اسلام عظیم تر فرض است وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ

سیوم اینکہ باوجود ترجمہ ہاے قرآن بزبان انگریزی و فرانسیسی وغیرہ علماے نصاری از اعتراض کردن بر دین اسلام نہ باز ماندند ازینجہت تصنیف کتب رد نصاری

نصاریٰ کی تصنیف لازم ہو گی تو ہیچ نظر رکھے شاید
مسلمان قرآن کا ترجمہ پڑھتے ہیں مگر فقط اتنا ہی پڑھکر
مخالفین اسلام کے اعتراضوں کو دفع نہیں کر سکتے
جبتک کہ اس فن کی کتابوں کو نہ پڑھیں

چوتھے یہ کہ ترجمہ قرآن چھپوانے سے کتب رد مخالفین
اسلام چھپوانا مشکل اور ہمت کا کام ہے کیونکہ ترجمہ
قرآن مجید چھپوا کر کوئی شخص مخالفین اسلام کی طرف
سے کبھی خطرہ میں نہیں پڑا ہے مگر اسلام پر اعتراض
کرنیوالوں کی تردید سے ہر وقت جان تک کا خطرہ
بنا رہتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے لَتُبْلَوُنَّ
فِیْ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا
اَذًی کَثِیْرًا ط وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ
ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ پس جو لوگ ترجمہ
قرآن چھپوانے پر اکتفا کرتے اور مخالفین اسلام
کے مقابل سینہ سپر ہونا نہیں چاہتے انکی کم ہمتی ظاہر
ہے ایسے لوگوں کا نہ فقط ترجمہ چھپوانا بلکہ قرآن پڑھنا
بھی علامت ایمان نہیں ہے

پانچویں یہ کہ جبکہ بخوبی ظاہر ہے کہ مخالفین اسلام
کی تردید محض اظہار عظمت قرآن مجید کے واسطے ہے
تو کیونکر جائز ہے کہ محض ترجمہ قرآن چھپوایا جاے

لازم قرار داده نظر ازین بسیار مسلمانان که ترجمه را
قرآن میخوانند مگر ہمین قدر خوانده دفع اعتراضات
مخالفین اسلام کرده نمیتوانند تا آنکه کتابہای
این فن خاص مطالعه ننمایند

چہارم آنکه از انطباع ترجمه قرآن انطباع کتب
تردید مخالفین اسلام مشکل و از کارہای ہمت است
زیراکه بوجه انطباع ترجمه قرآن مجید شخصی از جانب
مخالفین اسلام گاہی ہیچ گاہی خطره نیفتاده است
مگر از تردید معترضات مخالفین اسلام ہر زمان
خطره جان ہم لاحق میباشد کما قال اللہ تعالیٰ جل شانه
لَتُبْلَوُنَّ فِیْ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا اَذًی
کَثِیْرًا ط وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ پس کسانیکه اکتفا بر انطباع
ترجمه قرآن مینمایند و بمقابله مخالفین اسلام جرأت
سینه سپر بودن ندارند کم ہمتی شان محتاج بیان
نیست اینچنین کسان نه فقط طبع کنانیدن ترجمه قرآن بلکه
تلاوت قرآن ہم علامت ایمان آنہا نیست

پنجم آنکه چون بخوبی ظاہر است که تردید مخالفین
اسلام محض بجہت اظہار عظمت قرآن مجید است در صورت
چگونه جائز باشد که شخصی بر انطباع ترجمه قرآن

اور قرآن پر اعتراض کرنیوالونکی تردید سے کہ اظہار
عظمت قرآن اسی پر منحصر ہے چشم پوشی کیجائے
پس ایسے لوگونکو انطباع ترجمۂ قرآن سے کچھ بھی
امید ثواب نکرنا چاہیے۔
چھٹوین یہ کہ اگر تمام دنیا مین ایک بھی ترجمۂ قرآن
کسی بامین نہو تب بھی مسلمانونکا کچھ ہرج نہین ہے
کیونکہ عربی خوان علماء اسلام دنیا مین اسی لیے ہوتے ہین
کہ عامۂ مسلمین انسے مطالب قرآن دریافت کرلیتے
ہین اور سیکڑون برسون تک جو ترجمہ قرآن نہوا
تھا تب بھی مسلمانونکا ایمان جاتا رہا تھا مگر مخالفین
اسلام کی تردید اور دعوت اسلام تو اسی وقت سے
فرض ہے جبکہ قرآن نازل ہوا تھا اور ضروریات دین
تو ہمیشہ سوا قرآن کے اور کتابون اور عالمون سے معلوم
کئے جاتے ہین لیکن مخالفین اسلام کی تردید نہونے سے
بسیار مسلمان قرآن خوان اپنے مذہب سے برگشتہ
ہو جاتے اور دین اسلام کو باطل سمجھنے لگتے ہین اسلیے ایسی
کتابونکا چھپوانا ترجمہ قرآن سے مقدم ضرور ہے
ساتوین یہ کہ ترجمہ قرآن مجید محض مسلمانونکے واسطے
ہے جنپر اصل زبان قرآن کا علم حاصل کرنا فرض ہے
اور اس سبب سے وہ ترجمہ کے محتاج نہین رہ سکتے ہین
پس ترجمہ بیکار ہوا مگر مخالفین اسلام کے پاس قرآن

قناعت کرده آید واز تردید معترضین بر قرآن که اظہار
عظمت قرآن منحصر بر آنست چشم پوشی نمائیم
اینچنین کسان را از انطباع ترجمۂ قرآن ہیچ توقع
ثواب نباید داشت
ششم اینکه اگر در تمام روی زمین یکی ہم ترجمۂ قرآن
بدیگر زبانی نباشد تاہم ہیچ یک ہرج بحال مسلمانان نمی
زیرا که مسلمانان عربی خوان در زمانه برای ہمین مقصد
بوده اند که عامۂ مسلمین از وشان مطالب قرآن دریافت
مینموده باشند و تا صدہا سال که ترجمۂ قرآن نشده
بود تاہم نقصی در ایمان مسلمانان راه نیافته مگر تردید
مخالفین اسلام و دعوت دین اسلام از وقتیکه قرآن
نازل شده بود فرض است و ضروریات دین
دائما از کتابہائیکه علاوه از قرآن بوده اند و از
علماء اسلام دریافت کرده میشوند لیکن از تغافل تردید
مخالفین اسلام بسیار مسلمانان قرآن خوان از مذہب حقه
برگشتند و دین اسلام را باطل دانستند لہذا انطباع
اینچنین کتب تائید اسلام از انطباع ترجمۂ قرآن مقدم ضرورت
ہفتم اینکه ترجمۂ قرآن محض برای مسلمانان است که
که برایشان تحصیل علم زبان قرآن فرض است و از ہمین سبب
او شان محتاج ترجمه نمی مانند پس ترجمه بیکار
شد و در دست مخالفین اسلام قرآن گذاشتن

[illegible] جزاکم [illegible] الحمد [illegible]

کیونکہ [illegible] کے عادی [illegible] ہیں

[illegible] اسلام کی [illegible] فضیلت

[illegible] بیانات [illegible]

قرآن [illegible] المقدسۃ الالہامی [illegible]

[illegible] خادم العلما محمد عبد الرحیم

غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ

[illegible] میں رسالت حضرت [illegible]

قرآن کا ترجمہ کرکے [illegible]

ہے کما قال اللہ تعالیٰ [illegible] وان لم تفعل فما

بلغت رسالته والله يعصمك من الناس

والله لا يهدي القوم الكفرين ٥ قل يا

اهل الكتاب لستم على شيء حتى تقيموا

التورية والانجيل وما انزل اليكم من

ربكم اس آیت میں انتہا درجہ کی تاکید واسطے

دعوت اسلام و مناظرہ اہل کتاب کے فرمائی گئی اور

یہ بھی کہ انہیں کی کتابوں یعنے توریت و انجیل سے

ان پر حجت اسلام تمام کرنی ہدایت ہوئی ہے نہ کہ

قرآن مجید انکے آگے رکھا جائے کیونکہ وہ اسکو الہامی

نہیں مانتے ہیں علاوہ اسکے مکذبین رسالت

حضرت صلعم کی تردید نکرنا صریح بیدینی ہے اور ترجمہ قرآن کا

[illegible] جزاکم [illegible] الا [illegible]

[illegible] عادی [illegible] کتب

[illegible] اسلام [illegible]

[illegible] اینکہ [illegible]

قرآن [illegible] المقدسۃ [illegible] ترجمہ

[illegible] خادم العلما محمد عبد الرحیم

غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ

[illegible] رسالت حضرت [illegible]

[illegible] قرآن [illegible] قال اللہ تعالیٰ

جل شانہ [illegible] وان لم تفعل فما بلغت رسالته

والله يعصمك من الناس والله لا يهدي

القوم الكفرين ٥ قل يا اهل الكتاب

لستم على شيء حتى تقيموا التورية و

الانجيل وما انزل اليكم من ربكم

درین آیۃ بدرجہ غایت تاکید بابر دعوت اسلام

و مناظرہ اہل کتاب ارشاد شدہ است و اینہم

از کتب ہمون فرقہ ہا یعنے از توریت و انجیل

بر آنہا حجت اسلام تمام کردہ شود نہ اینکہ از قرآن

مجید چہ آنہا قرآن مجید را کتاب الہامی نمی دانند

علاوہ ازین تردید مکذبین رسالت حضرت

صلعم نکردن صریح بیدینی است و ترجمہ قرآن

ترجمہ کرنیکی ضرورت [illegible] نہیں ہے چنانچہ
سیکڑون برسون تک قرآن کا ایک ترجمہ بھی نہوا
تھا تب بھی سب مسلمان اہل زبان تھے

خادم العلماء
محمد عبد العزیز

مکذبین رسالت حضرت رسول اللہ صلعم کی تردید
مسلمانون میں علماء کا کام ہے [illegible] مطالب قرآن مجید
سمجھنے کے واسطے ترجمہ کے محتاج نہیں ہوتے ہیں پیر
باوجود ضرورت تردید مخالفین اسلام ترجمہ قرآن
چھپوانیکی کچھہ ضرورت نہیں ہے ہان جسے کچھہ
غیرت تحقیر کلام الہی اور توہین حضرت رسالت
پناہی کی نہو وہ فقط ترجمہ قرآن چھپوا کر اپنا دل
خوش کرسکتا ہے

محمد حسین عفی عنہ

ترجمہ قرآن شریف غیر زبان مین نہ فرض ہے نہ
واجب ہے نہ سنت ہے نہ مستحب ہے اور بارہوین
صدی ہجری تک کوئی ترجمہ قرآن شریف کا
نہوا تھا اور مکذبین رسالت حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا رد مسلمانون پر دائمی فرض ہے

خادم العلماء شیخ رحیم بخش عفا اللہ عنہ

ولد مرزا علی آغا مرزا بابا

بارک اللہ بر محمد مصطفی

چون [illegible] حاجت ترجمہ [illegible]
یکصد [illegible] ترجمہ قرآن نشدہ بود [illegible]
[illegible] اہل زبان بودند

خادم العلماء
محمد عبد العزیز

تردید مکذبین رسالت حضرت رسول اللہ [illegible]
علماء اسلام است [illegible]
نیست محتاج ترجمہ نمی باشند [illegible]
اسلام انطباع ترجمہ قرآن [illegible]
کسیکہ ہیچ غیرت تحقیر کلام الہی و توہین [illegible]
رسالت پناہی [illegible] انطباع ترجمہ [illegible]
طبع کنانیدہ دل خوش تواند [illegible]

محمد حسین عفی عنہ

ترجمہ قرآن در غیر زبان نہ فرض است نہ واجب
است نہ سنت است نہ مستحب [illegible]
دوازدہم ہجری کدامی ترجمہ قرآن شدہ [illegible]
و تردید مکذبین رسالت حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بر مسلمانان دائمی فرض است

خادم العلماء شیخ رحیم بخش عفا اللہ عنہ

بارک اللہ بر محمد مصطفی

ایک کتاب کہ جسکا نام تحریف قرآن ہے اسی بیان
مین تصنیف ہوئی ہے کہ قرآن مین دو حصہ زیادہ آیتین
مصنف قرآن کی نہین ہین بلکہ چالاکون نے تصنیف
کرکے پیچھے اسمین داخل کر دی ہین ایک اور کتاب کہ
جسکا نام ہدایت المسلمین ہے اسکی نصف جلد فقط اسی
بیان مین ہے کہ قرآن مین اسقدر آیتین جھوٹے مضمون کی ہین
اور اسقدر آیتین مخالف یکدیگر اور اسقدر آیتین غلط
وغیرہ مین نور افشان کوکب ہند مین لکھا ہے کہ مسلمان
بادشاہت کرنا کیون نہین جانتے اور رعیت ہوکر
آرام سے کیون بسر نہین کرتے یہ سبکو معلوم ہے کہ انسان
جیسی تعلیم پائیگا ویسے ہی کام کریگا چنانچہ قرآن
انسان کو حلمیت کی تعلیم نہین دیتا ہے بلکہ قرآن
کی تعلیم مغروری و خود پسندی و شہوت پرستی پر
مبنی ہے پس مسلمانونکا اسمین کچھ قصور نہین ہے الخ
اور ایسی بیشمار کتابین ہین کہ جنمین لکھا ہے کہ
نہ مسلمانون کے پیغمبر سچے رسول ہین اور نہ قرآن
خدا کا کلام ہے پس باوجود ان سب باتون کے
اگر کوئی شخص ان سب باتون کے واسطے غیرتمند
نہو اور فقط ترجمہ قرآن چھپوانے پر اکتفا کرے وہ صریح
دیوانہ اور مطلق دین و ایمان سے بیگانہ ہے

سید احسن الدین محمد اکبر علی الحسنی الحنفی القادری
الدہلوی

است درین بیان تصنیف شدہ کہ در قرآن زیادہ از
دو حصہ آیات مصنف قرآن نیستند بلکہ مردمان
چالاک بعد از ان تصنیف نمودہ در قرآن داخل ساختہ
یک کتاب دیگر کہ نامش ہدایت المسلمین است نصف
مجلد آن محض درہمین بیانست کہ در قرآن این قدر
آیات اند کہ مضامین آنہا محض کذب و دروغ و
چندین آیات مخالف یکدیگر و این قدر آیات غلط
وغیرہ ہستند در نور افشان کوکب ہند نوشتہ است کہ اہل اسلام
سلطنت کردن چرا نمیدانند و رعیت بودہ آرام چرا
نمیکنند این امر ہمگنان را معلوم است کہ انسان بطوریکہ
تعلیم خواہد یافت ہمچنان کارہا خواہد کرد چنانچہ قرآن
انسان را تعلیم حلم نمیدہد بلکہ تعلیم قرآن بر مغروری
و خود پسندی و شہوت پرستی مبنی است پس قصور
مسلمانان درین ہیچ نیست الخ و ہمچنین بیشمار کتابہا
اند کہ در آنہا نوشتہ است کہ نہ رسول مسلمانان
بر حق است و نہ قرآن کلام خدا است پس باوجود
ہمچنین سخنان اگر شخصی برای چنین سخنان غیرتمند نبود
و محض بر طبع کنانیدن تراجم قرآن اکتفا نماید
او صریح دیوانہ و مطلق از دین و ایمان بیگانہ
است فقط

سید احسن الدین محمد اکبر علی الحسنی الحنفی القادری
الدہلوی